ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

جولائی 2019ء

جان ودِلم فِدائے جمالِ محمدؐ است
خاکَم نثارِ کُوچۂ آلِ محمدؐ است
دِیدم بعَینِ قلب وشنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جلالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رَواں کہ بخلقِ خُدا دِہَم
یک قطرۂ زِبحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم زِآتشِ مہرِ محمدؐی ست
ویں آبِ من زِآبِ زُلالِ محمدؐ است

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جولائی 2019ء   جلد نمبر 48   شمارہ 7

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ کی سچائی کا ثبوت ازمکرم ملک مبین احمد صاحب	7
☆	فرض نماز کی ادائیگی کے بعد تسبیحات ازمکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب	10
☆	امن کا راستہ : عدل وانصاف ازمکرم طارق حیدر صاحب	12
☆	مکرم سید حسنات احمد صاحب ازمکرم محمد اکرم یوسف صاحب	14
☆	نقد ونظر: خلیفہ نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازمکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	16
☆	مکرم ماسٹر راجہ ضیاء الدین ارشد جنجوعہ صاحب شہید کا مختصر ذکرِ خیر ازمکرم لطیف احمد صاحب	17
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش ازمکرم مولانا سہیل احمد ثاقب صاحب	19
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں مجلس شوریٰ 2019ء کی مختصر روئداد ازمکرم محمد اکرم یوسف صاحب	24
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	29
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری
نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

اِنَّ اللّٰـہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ٥
(سورۃ الاحزاب 57:33)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔☆

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف، تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر پر درود بھیجیں۔‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اول، صفحہ 24، مطبوعہ ربوہ)

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(912) عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبیؐ، جلد 2)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(98) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ ؟قَالَ: قُوْلُوْا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی، صحیح بخاری بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 142)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔

اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تو نے ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

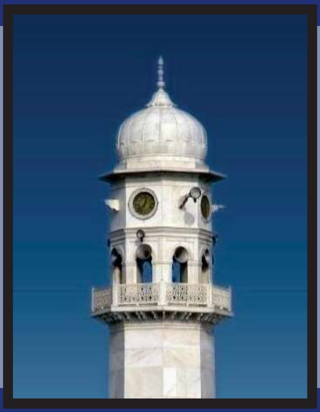

درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو

مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس وقت بھی خدائے تعالیٰ نے دنیا کو محروم نہیں چھوڑا۔ اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ ہاں اپنے ہاتھ سے اس نے ایک بندہ کو کھڑا کیا اور وہ وہی ہے جو تم میں بیٹھا ہوا بول رہا ہے۔ اب خدائے تعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دُعائیں مانگو۔ استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حسن اور احسان کو مدِّ نظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دعا کا شیریں اور لذیذ پھل پھر تم کو ملے گا۔

(ملفوظات۔ جلد3، صفحہ 38)

... ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد 1، صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اپریل 2019ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 05 اپریل 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی حضرت خراش بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت سے جنگوں میں بطور ماہر تیر انداز کے شامل ہوئے۔

ایک اور صحابی حضرت عبید بن تیہان رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ بیعتِ عقبہ میں مدینہ کے لوگوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت عبیدؓ نے خود اور آپؓ کے دو بیٹوں حضرت عبادؓ اور حضرت عبداللہؓ نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

ایک اور صحابی حضرت عبد اللّٰہ بن زید بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ وہ صحابی ہیں جن کو خواب کے ذریعہ اذان کے الفاظ سکھائے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے پوچھا کہ لوگوں کو نماز کے لئے کیسے بلایا جائے۔ آپؐ کے سامنے مختلف آراء رکھی گئیں مثلاً نماز کے وقت جھنڈا نصب کرنا یا یہود اور نصاری کی طرح لوگوں کو بلانا، لیکن اُن میں سے آپؐ کو کوئی بھی رائے پسند نہیں آئی۔ انہیں دنوں میں حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کو خواب میں اذان اور اقامت کے الفاظ بتائے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ صبح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے سب بیان کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہ سچی خواب ہوگی اور اُن کو تاکید فرمائی کہ حضرت بلالؓ کو یہ الفاظ بتائیں تا وہ اونچی آواز سے اذان کہیں۔ جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ یہی الفاظ آج بعینہ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الحمد للہ یعنی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

یہ ذکر ملتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یقیناً آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ مجھے ایک دفعہ یہ خیال آیا کہ جب آپؐ جنت میں داخل ہوں گے تو آپؐ کا رفع باقی انبیاء کے ساتھ ہوگا اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو آپؐ کو وہاں نہ پاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo

(سورۃ النساء 4:70)

اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ سے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے اِس سوال کا جواب مل گیا۔ علاوہ ازیں اِس آیت کو ہم اس دلیل کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے یہ چار درجے حاصل کئے جا سکتے ہیں، جس میں غیر شرعی نبوت بھی شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود آنے والے مسیح و مہدی کو نبی اللہ کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں نبی کا درجہ پانے سے آپؐ کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی نہیں ہوتی بلکہ آپؐ کی شان اور بڑھ جاتی ہے کیونکہ آپؐ وہ واحد نبی ہیں جن کی غلامی اور کامل اطاعت سے ایک انسان نبوت کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے۔

دو اور صحابی حضرت معاذ بن عمرو بن جموعؓ اور آپؓ کے بھائی تھے۔ آپؓ دونوں نے کم عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ان کے والد حضرت جموعؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کیا جو اس طرح ہوا کہ آپؓ کے دونوں بیٹوں نے بہت دفعہ رات کے وقت اُن کے بت کو اس کی جگہ سے نکال کر کوڑے والی جگہ پر پھینک دیا۔ آخر کار اُن کے والد حضرت جموعؓ پر یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ بت ایک مردہ ہستی ہے جسے کوئی طاقت حاصل نہیں۔ حضرت معاذؓ اور اُن کے بھائی کے متعلق روایت میں ملتا ہے کہ اُن دونوں نے مل کر جنگِ بدر کے دوران ابو جہل کو قتل کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان صحابہ کرامؓ پر بے شمار رحمتیں نازل فرماتا چلا جائے اور اُن کا مقام بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

حضورِ انور ایدہ اللہ نے ملک سلطان صاحب کی نمازِ جنازہ کا اعلان کیا جنہوں نے حال میں اسلام آباد میں وفات پائی۔ آپ ایک بڑے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جن کو جماعت کی بڑی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کی اولاد بھی ہمیشہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط رکھے۔ آپ کے نانا حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب تھے۔۔ مرحوم کا ایک بیٹا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا داماد ہے۔ آپ بہت نافع الناس وجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ ہجرت کے دوران کراچی تک سفر کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کو احمدیت کا جرنیل قرار دیا۔ آپ تہجد کی نماز اور قرآنِ کریم کی تلاوت میں بہت باقاعدہ تھے اور خلافتِ احمدیہ سے گہرا تعلق رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 12 اپریل 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کا نام حضرت **حصین بن حارث** رضی اللہ عنہ تھا۔ آپؓ نے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ آپؓ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

ایک اور صحابی حضرت **صفوان بن وہب بن ربیعہ** رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ کی مواخات مدینہ میں حضرت **رافع بن معلیٰ**ؓ یا **رافع بن عجلان**ؓ سے کروائی۔ آپؓ کے متعلق ایک روایت میں ملتا ہے کہ جنگِ بدر کے بعد آپؓ مکہ واپس چلے گئے تھے اور پھر کچھ سال بعد دوبارہ ہجرت کر کے واپس آ گئے تھے۔

ایک اور صحابی حضرت **مبشر بن عبدالمنذر** رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ جنگِ بدر کے موقع پر شہید ہوئے۔ آپ کے متعلق روایت میں ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی حضرت **عبد اللّٰہ بن عمرو بن حرام** رضی اللہ عنہ نے جنگِ احد سے پہلے خواب میں حضرت مبشرؓ کو دیکھا جنہوں نے اُن کو بتایا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور جہاں سے چاہتے ہیں ہم کھاتے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ نے حضرت مبشرؓ سے پوچھا کہ آپؓ تو بدر کے دن شہید ہو گئے تھے۔ حضرت مبشرؓ نے جواب دیا کہ ہاں لیکن ہمارے رب نے ہمیں جنت میں نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ اگلے روز حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو شہادت کا مقام ہے۔

ایک اور صحابی حضرت **محرز بن نضلہ** رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ کی شہادت کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کچھ گھوڑے اور اونٹ ایک طرف بھیجے اور ان کے ساتھ ایک محافظ اور حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راستے میں دشمنوں نے حملہ کر کے ان کو لوٹ لیا اور اُن کے ساتھ محافظ شخص کو قتل کر دیا۔ حضرت سلمہؓ نے مدینہ کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجا اور خود اُن کا پیچھا شروع کر دیا۔ حضرت سلمہؓ اُن کا پیچھا کرتے رہے اور بہت سے دشمنوں کو تیر مار کر ہلاک کیا۔ دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے اونٹوں کو چھوڑ دیا اور بھاگتے بھاگتے اپنا سامان بھی چھوڑتے جاتے تھے۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجے ہوئے کچھ اور صحابہؓ بھی آپ کی مدد کے لئے آ گئے جن میں حضرت **محرز**ؓ بھی شامل تھے۔ حضرت سلمہؓ نے حضرت **محرز**ؓ سے کہا کہ ابھی آپ ٹھہر جائیں اور باقی لشکر کے آنے کا انتظار کریں۔ حضرت **محرز**ؓ نے جواباً کہا کہ اے سلمہؓ! اگر تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اور تو جانتا ہے کہ جنت اور دوزخ حق ہے تو آپ میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہوں۔ پس حضرت **محرز**ؓ نے آگے بڑھ کر حملہ کر دیا۔ آپؓ کو عبدالرحمٰن نامی شخص نے شہید کر دیا۔ حضرت سلمہؓ نے دشمنوں کا پیچھا جاری رکھا یہاں تک کہ عبدالرحمٰن کو ہلاک کر دیا اور لوٹے ہوئے جانوروں میں سے اکثر جانور واپس لے آئے۔ اور اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دئے۔ جب باقی لشکر پہنچا تو حضرت سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی کہ لشکر کے ساتھ وہ ان لوگوں کا تعاقب جاری رکھیں تا کہ تمام لوٹے ہوئے جانور بھی واپس لے آئیں اور تمام مجرموں کو ہلاک کر دیا جائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ اب جو تم نے غلبہ پا لیا ہے تو اب جانے دو اور درگزر کرو۔

صحابہؓ کے اس ذکر کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر فرمایا۔ کہ ”**وسع مکانک**“ یعنی اپنے مکان کو وسیع کرو۔ یہ الہام آپؑ کو مختلف وقتوں میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے نبیوں کو کسی چیز کا حکم دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی تکمیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازے گا۔ یوکے میں خلافت کے منتقل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کرتا چلا گیا۔ اسلام آباد 31 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک حصہ میں دفاتر، مسجد، قصرِ خلافت، کارکنان اور واقفین کی رہائش گاہیں بنائی گئی ہیں۔ جب میں یہاں آیا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کے لئے بڑی اچھی جگہ عنایت فرمائی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہر کام کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام آباد میں نئے دفاتر اور نئی رہائشیں گاہیں بن گئی ہیں۔ اور اس سے کچھ وقت پہلے اللہ تعالیٰ نے اِس کے قریب ہی جلسہ سالانہ، حدیقۃ المہدی کے لئے زمین، ایک دو منزلہ عمارت، اسلام آباد سے دس بیس منٹ کے فاصلہ پر 'فارم ہم' میں جامعہ احمدیہ یوکے کی عمارت بھی جماعت کو عطا فرما دی تھی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جگہوں کو ایک علاقہ میں اکٹھا ہونا ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی چند دنوں میں وہاں منتقل ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ اسلام آباد سے اسلام کی تبلیغ کو مزید بہتر رنگ میں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سب احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہاں منتقل ہونے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اپریل 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کا نام حضرت **عثمان بن مظعون** رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

آپ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اس طرح ملتا ہے کہ آپ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے سامنے سے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بیٹھنے کی دعوت دی۔ دورانِ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر آہستہ آہستہ اپنا چہرہ نیچے دائیں طرف کر لیا۔ پھر کچھ دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اس طور سے ہلاتے رہے جیسے آپ کوئی بات سن اور سمجھ رہے ہیں۔ جب آپؐ دوبارہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت عثمانؓ نے آپ سے اس تجربہ کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا کہ ابھی اللہ کا قاصد میرے پاس آیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے آپ سے پوچھا کہ اس نے کیا کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ایک آیتِ قرآنی بتائی جو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر نازل کی گئی۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ یہ وہ وقت تھا جب ایمان میرے دل میں پکا ہو گیا تھا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہو گئی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جیسے مکی صحابی آپؐ سے بے انتہا محبت رکھتے تھے اور آپؐ کے پسینہ کے عوض اپنا خون بہانے کے لئے تیار تھے۔ یہ بلند پایہ کے لوگ تھے اور معاشرہ میں ایک مقام رکھتے تھے۔ ان کے ایمان لانے کی وجہ سے دشمنوں کا یہ اعتراض دور ہو گیا کہ اسلام ایک جنونی مذہب ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کیوں حضرت عثمان بن مظعون اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما جیسے اشخاص آپؐ پر فوراً ایمان لے آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی ہم

یہی دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت بہت سے علماء آپؑ پر ایمان لے آئے۔ اور اس طرح ایسے تمام معترضوں کے اعتراضات دور ہوجاتے ہیں جو نبی کو جاہل اور آپؑ کے پیروکاروں کو بیوقوف سمجھتے ہیں۔

جیسا ہم جانتے ہیں کہ مکہ کے مسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کو بہت اذیتیں دی گئیں۔ اس دوران حضرت عثمانؓ مکہ کے ایک رئیس ولید بن مغیرہ کی امان میں تھے۔ جب حضرت عثمان نے دیکھا کہ مسلمان تو تکالیف میں ہیں اور میں امان میں ہوں تو آپؓ نے ولید بن مغیرہ سے کہا کہ اب تیرا کام پورا ہو گیا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ صرف خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہوں۔ ولید بن مغیرہ نے پوچھا کہ اے میرے بھتیجے، کیا تجھے کوئی تکلیف پہنچی ہے۔ آپؓ نے فرمایا نہیں، میں اللہ کے پناہ سے راضی ہوں اور اب کسی اور کی پناہ کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد آپ ولید بن مغیرہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس گئے اور اس کی امان کو واپس کردیا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بھی اسلام کی راہ میں تکالیف اٹھائیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مسلمانوں کو ان تکالیف سے بچانے کے لئے حبشہ کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا تو حضرت عثمان بن مظعونؓ بھی اس گروہ میں شامل تھے۔

آپؓ کی قربانی کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے کہ ایک مرتبہ عربوں کا ایک مشہور شاعر لبید اپنی شاعری پیش کررہا تھا جس دوران اس نے ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہر نعمت آخر ایک دن مٹ جانے والی ہے۔ حضرت عثمانؓ نے یہ سنا تو فرمایا کہ یہ غلط ہے کیونکہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ قائم رہنے والی ہیں۔ لوگوں نے آپؓ کو ٹوکا لیکن آپؓ اپنی بات پر مصر رہے۔ اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہوکر آپؓ کو مکا مارا اور آپؓ کی ایک آنکھ زخمی ہوگئی۔ ولید بن مغیرہ بھی اس مجلس میں بیٹھا تھا۔ اس نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! اگر تو میری امان میں ہوتا تو کبھی یہ تکلیف تجھے نہ پہنچتی۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم میری پھوٹی ہوئی آنکھ پر افسوس کررہے ہو۔ میری تو جو آنکھ سلامت ہے وہ بھی منتظر ہے کہ کب یہ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔

اور پھر فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے لئے اذیتیں برداشت کررہے ہیں تو میں ایسا کیوں نہ کروں۔ مجھے اللہ کے امان کے سوا کسی امان کی حاجت نہیں۔ اس سے نہ صرف ان صحابہؓ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازہ ہوتا ہے بلکہ دوسرے صحابہؓ کے لئے ان کی ہمدردی کا بھی پتہ چلتا ہے کہ ان کی تکلیف کو وہ کس قدر محسوس کرتے تھے۔ آپؓ ہجرتِ مدینہ میں بھی شامل ہوئے اور 2 ہجری میں وفات پائی۔ آپؓ جنت البقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص تھے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 26 اپریل 2019ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ پچھلے خطبہ میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کا ذکر کیا تھا اور اس بات پر خطبہ ختم کیا تھا کہ حضرت عثمانؓ جنت البقیع قبرستان میں مدفون ہونے والے سب سے پہلے شخص تھے۔ اس بارہ میں مزید تفصیلات جو سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ ہجرت کرکے تشریف لائے تو اُس وقت وہاں کے بسنے والے یہودیوں کا اپنا قبرستان تھا، جو مقامی عرب قبائل تھے، اُن کے اپنے اپنے قبرستان تھے جہاں اُن کے وفات یافتہ کو مدفون کیا جاتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش تھی کہ مسلمانوں کی تدفین کے لئے اُن کا اپنا کوئی مخصوص خطہ زمین ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اِس باغ کی طرف رہنمائی فرمائی جسے اب ''جنت البقیع'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اوائل میں اس کا نام 'بقیع الغرقد' بھی تھا کیونکہ یہاں غرقد درخت بہت کثرت سے پائے جاتے تھے۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی جب وفات ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کو جنت البقیع میں دفنایا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؓ کی وفات پر بہت غمگین تھے اور آنسو آپؐ کی آنکھوں سے رواں تھے۔ آپؐ تین بار حضرت عثمانؓ کی نعش کی طرف جھکے اور ماتھے پر بوسہ بھی دیا۔ پھر تدفین کے بعد ایک پتھر سرہانے رکھ دیا تاکہ نشاندہی ہوجائے۔ پھر فرمایا کہ عثمانؓ ہم سے آگے اگلے جہاں جانے والے ہیں۔ میرے اہل سے جب بھی کوئی وفات پائے گا وہ بھی ادھر ہی عثمانؓ کے پہلو میں ہی مدفون ہوگا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اُم علاء انصاریؓ کی روایت پیش کی۔ حضرت ام علاء اور حضرت عثمانؓ کے گھرانے کے درمیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ مواخات قائم فرمایا۔ آپؓ کہتی ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کی وفات ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اُس وقت میں یہ کہہ رہی تھی کہ اے ابو صائم! آپ کی نسبت میری یہی گواہی ہے کہ یقیناً آپ اس زندگی میں بھی نیک تھے اور اگلے جہاں میں بھی آپؓ کو عزت دی گئی ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ عثمانؓ کے ساتھ اللہ نے کیا سلوک فرمایا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتی، میں نے تو محض اپنے احساسات کا اظہار کیا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور میں خود اپنی بابت بھی نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا سلوک فرمایا جائے گا۔

اگلے روز حضرت اُم علاءؓ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہتے پانی کا چشمہ ہے جو کہ پوچھنے پر بتایا جاتا ہے کہ یہ حضرت عثمان بن مظعونؓ کا ہے۔ حضرت ام علاءؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ چشمہ حضرت عثمانؓ کے اعمال تھے جو چشمہ کی صورت میں متمثل ہوکر دکھائے گئے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر کیا گیا وہ حضرت وہب بن سعدؓ تھے۔ آپؓ کے بھائی کا نام عبداللہ بن ابی سرح تھا جو کہ کاتبِ وحی تھا۔ لیکن سورہ مومن کی آیات کے نزول کے وقت مرتد ہوکر مکہ چلا گیا اور فتنہ پردازی میں شریک ہوگیا۔ فتح مکہ کے موقع پر اس کے خلاف بھی قتل کی سزا سنائی گئی تھی۔ لیکن حضرت عثمان بن عفانؓ کی سفارش پر اسے معاف کردیا گیا۔ بہرحال حضرت وہب کی شہادت جنگِ موتہ میں ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور نے جنگِ موتہ کا پس منظر بیان فرمایا۔

آخر پر حضور انور نے درج ذیل چار جنازوں کا اعلان کرکے خطبہ کا اختتام فرمایا۔

☆ پہلا جنازہ مکرم مولانا ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ کا تھا جو 25 اپریل 2019ء کو مانچسٹر میں وفات پاگئے۔

☆ دوسرا جنازہ مکرم مولانا چوہدری عبدالشکور صاحب مربی سلسلہ 12 اپریل 2019ء کو وفات پاگئے۔

☆ تیسرا جنازہ مکرم محمد صالح صاحب معلم وقف جدید کا تھا جو 12 اپریل 2010ء کو وفات پاگئے۔

☆ چوتھا جنازہ مکرم موشیجے جمعہ صاحب آف تنزانیہ کا تھا 13 مارچ 2019ء کو وفات پاگئے تھے۔

دوسری وآخری قسط
علمی اور تحقیقی مقالہ

روایت

قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ

کی سچائی کا ثبوت!

کیا اس روایت میں موجود کوئی راوی جھوٹا ہے؟

کیا راوی حضرت محمد بن سیرینؒ کا سماع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں؟

تحقیق وپیشکش: مکرم ملک مبین احمد صاحب

اسی طرح مزید لکھا ہے:

قال ابن اسحاق بن منصور عن یحیی عن معین : ثقۃ، وکذا قال احمد بن حنبل: مِن الثقاتِ ، وقال محمد بن سعد : کان ثقۃ، ماموناً، عالیاً، رفیعاً، فقیھاً ،اماماً ، کثیر العلمِ ورِعاً۔

(تہذیب الکمال للحافظ المزی زیر اسم محمد بن سیرین)

ترجمہ: ابن اسحاق بن منصور نے کہا کہ یحیٰی نے معین سے روایت کی ہے کہ یہ ثقہ ہے اور اسی طرح احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ یہ ثقہ رواۃ میں سے ہے۔ محمد بن سعد نے کہا کہ یہ ثقہ ہیں، محفوظ ہیں (یعنی ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا)، بلند رتبے والا، بلند شان والا، فقیہ، امام، بہت علم والے اور زہد وتقویٰ میں۔

"قال العجلی فِی تاریخ الثقات: کان فقیھاً ثقۃً ثبتاً۔"

(تاریخ الثقات للعجلی زیر اسم محمد بن سیرین)

ترجمہ: عجلی نے تاریخ الثقات میں کہا کہ یہ فقیہ، ثقہ اور مضبوط ہے۔

اسی طرح تہذیب التہذیب میں ان کو ثقہ کہا گیا ہے اور التقریب میں بھی محمد بن سیرین کو ثقہ اور عابد کہا گیا ہے۔

اب جیسا کہ تعبیر الرؤیا کا علم رکھنے والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ حضرت محمد بن سیرینؒ کو تعبیر الرؤیا میں بہت معزز اور بہت بڑا معبر (تعبیر بیان کرنے والا) سمجھا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تو ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی موجود ہے جس کے بعد ہمیں کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض صحابہؓ کی رائے آپ کے سامنے پیش کی ہے جس کو دیکھنے کے بعد ہر قسم کے شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

اب جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہ چاروں راوی ثقہ، صدوق اور زاہد ہیں تو ان پر ہم یہ جھوٹ کی تہمت بھی نہیں لگا سکتے کہ ان میں سے کسی ایک نے یہ جھوٹی بات بیان کی ہو کہ میں نے فلاں سے یہ حدیث سنی۔

رہی بات اس کتاب کے مصنف کی جس میں یہ روایت مذکور ہے ان کا اسم گرامی "امام حافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی ہے۔" اب ہم ان کے متعلق بھی آپ کے سامنے لوگوں کی رائے پیش کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ ان کی حدیث بیان کرنے میں کیا حیثیت تھی؟

ان کے متعلق بھی کتاب سیر اعلام النبلاء (مصنف الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی متوفی ۷۴۸ ھجری) زیر اسم (الجزالھادی عشر صفحہ 123) لکھا ہے۔

حافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی

"قال یحییٰ بن عبد الحمیدِ الحمانی : اولاد ابن ابی شیب مِن اھلِ العِلم، کانوا یزاحموننا عِند کلِ محدث۔"

ترجمہ: یحیٰی بن عبد الحمید الحمانی نے کہا کہ ابن ابی شیبہ کی اولاد اہل علم میں سے ہے اور وہ ہر محدث سے ہمیں محفوظ کرتے تھے۔ (یعنی ہر جھوٹی وبناوٹی بات سے بچاتے تھے۔)

"وقال احمد بن حنبل : ابو بکر صدوق ھو احب الی مِن اخیہِ عثمان"

ترجمہ: احمد بن حنبل نے کہا کہ ابو بکر صادق ہے۔ (اور) وہ اپنے بھائی عثمان سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

"وقال احمد بن عبدِ اللہِ العِجلِی : کان ابو بکر ثقۃً حافِظا لِلحدِیثِ۔"

ترجمہ: احمد بن عبد اللہ عجلی نے کہا کہ ابو بکر ثقہ تھا۔ احادیث کو یاد رکھنے والا تھا۔

اس کے بعد اس حدیث کو حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے بھی اپنی کتاب الدر المنثور فی التفسیر بالمثور سورۃ الاحزاب زیر آیت ماکان محمد، میں درج فرمایا اور تکملۃ مجمع البحار میں بھی حضرت امام محمد طاہر گجراتیؒ نے اس کو درج کیا اور اس کو حضرت ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہؒ نے اپنی کتاب تاویل مختلف الحادیث میں اس روایت کو لکھ کر اس کی تصدیق کی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(قال ابو محمد) "وما قول عائشۃ رضِی اللہ عنھا قولوا لِرسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءِ ولا تقولوا لا نبی بعدہ فاِنھا تذھب اِلی نزولِ عِیسی علیہِ السلام، ولیس ھذا مِن قولِھا ناقِضاً لِقولِ النبِی صلی اللہ علیہِ وسلم لا نبی بعدِی لِانہ اراد لا نبی بعدِی ینسخ ما جِئت بِہِ کما کانت الا نبیاء صلی اللہ علیھم وسلم۔" (تاویل مختلف الاحادیث، صفحہ 236)

ترجمہ: (ابو محمد نے کہا کہ) اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کا تعلق ہے کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں تو یہ قول عیسیٰ کے نزول کی

طرف لے جاتا ہے اور یہ قول حضرت عائشہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کو منسوخ کر دے جیسا کہ انبیاء کرام علیہم السلام سابق شریعت کو منسوخ کرنے کے لئے مبعوث کئے جاتے تھے۔

ہم نے صرف اور صرف یہ ثابت کرنے کے لئے حضرت ابن قتیبہ کا یہ قول نقل کیا کہ انہوں نے بھی اس کی یہی تشریح کی جو سچائی اور جماعت احمدیہ کی مکمل تائید کرتی ہے۔ اور وہ اس حدیث کو اپنی کتاب میں درج کر کے اس کی تاویل کرنے سے اس حدیث کی بھی تصدیق کر رہے ہیں کہ یہ بالکل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کا قول ہے اور یہ بھی کہہ دیا کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لا نبی بعدِی کے مخالف نہیں۔

اسی طرح تکملہ مجمع البحار صفحہ 85 میں بھی اس حدیث کو لکھ کر حضرت امام طاہر گجراتیؒ نے اس کی یہی تاویل کی جو حضرت ابن قتیبہ نے کی۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اس کے علاوہ یہ روایت تفسیر یحییٰ بن سلام (مطبوعہ بیروت۔ لبنان سنِ اشاعت 2004ء، صفحہ 723) میں سورۃ الاحزاب کی زیر آیت 41 میں بھی آئی ہے۔

اب حضرت امام شافعیؒ کا فتویٰ بھی ہمارے پاس موجود ہے کہ جب دو احادیث میں بظاہر تضاد نظر آ رہا ہو تو دونوں کو قرآن کے معیار پر پرکھا جائے تو جو قرآن کے زیادہ موافق ہوگی وہ زیادہ اہمیت کی حامل ہوگی۔ جیسا کہ ہم 'امکانِ نبوت' کے مضمون میں یہ بھی ثابت کر آئے ہیں کہ یہ ثابت شدہ حقیقتِ قرآنیہ ہے کہ نبوت جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول قرآن کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے ہرگز ہرگز خلاف نہیں (جیسا کہ مذکورہ حوالہ جات میں بھی ثابت کر آیا ہوں) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق چار بار فرمایا:

"عِیسیٰ نبِی اللہِ و اصحابه" (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن، باب ذکر الدجال) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "لا نبِی بعدِی" کے بھی مخالف نہیں کیونکہ لا نبِی بعدِی میں بعدِی کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان کی گئی آیت ("فبِایِ حدِیث بعد اللہِ و آیاتِه یؤمِنون") میں بعدِی کا مطلب ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا بعد تو کوئی بھی نہیں ہے اگر ہے تو بتایا جائے؟ اس 'بعد' سے مراد مخالف ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مخالف اگر کوئی دعویٰ نبوت کرے تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی وضاحت فرما دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (تمام انبیاء سے افضل) تو ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔

اس روایت کو ضعیف ثابت (اول تو ہمارا پہلا معیار ہی قرآن ہے کہ کیا یہ قرآن پاک سے ٹکرا رہی ہے؟ حاشا وکلا) کرنے کے لئے مولوی عبید اللہ کو یا اس کے کسی بھی ہمنوا کو اس روایت میں موجود کسی ایک بھی روای کا جھوٹ ثابت کرنا ہوگا یعنی کس نے جھوٹ بول کر یہ بات آگے منسوب کی؟ کیا حسین بن محمد نے جھوٹ بولا؟ کیا جریر بن حازم نے جھوٹ بولا؟ کیا محمد بن سیرینؒ نے جھوٹ بولا؟ کیا امام ابن شیبہؒ نے جھوٹ بولا؟ ان چاروں میں سے کسی ایک کا جھوٹ ثابت کرنا پڑے گا جب تک ثابت نہیں کر پاتے اس وقت تک اس روایت کے جھوٹے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد ملاحظہ فرمائیے "تہذب الکمال فی اسمآء الرجال" جس کے مصنف "حافظ جمال الدین ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن المزیؒ" ہیں۔ اس کتاب کے "باب المیم" میں ایک شخص "محمد بن سیرین الانصاری" کا نام رقم ہے اس نام کے ذیل میں لکھا ہے کہ "محمد بن سیرین نے کن کن لوگوں سے روایت کی ہے" تو جنابِ من اس میں حضرت حافظ جمال الدینؒ نے "ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا" کا بھی نام درج فرمایا ہے کہ انہوں نے ان سے بھی روایت لی ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ ملاقات ہوئی ہے تو روایت لی ہے بنا ملاقات کے روایت کیسے لی جا سکتی ہے؟ اس کتاب کے حاشیے میں بھی "حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ" (جو کہ اصل میں حضرت ابی حاتمؒ) کا قول درج ہے کہ محمد بن سیرین نے حضرت عائشہ سے کوئی بھی بات نہیں سنی۔" تو اس کے جواب میں اتنا عرض ہے کہ یہ حضرت ابن ابی حاتمؒ کی اپنی رائے ہو سکتی ہے جو حجت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر دس شخص کہہ دیں کہ فلاں شخص نے فلاں شخص سے کوئی بات نہیں سنی اور ایک شخص کہہ دے کہ فلاں شخص نے فلاں شخص سے روایت سنی ہے تو اس اکیلے شخص کی بات حجت ہو گی نہ کہ ان دس اشخاص کی۔ بشرطیکہ وہ شخص صادق وثقہ ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان دس لوگوں نے اس شخص کو بات کرتے اور ملتے نہ دیکھا اور نہ سنا ہو مگر اس ایک شخص نے اس فلاں شخص کو بات کرتے دیکھا اور سنا ہو تو اس اکیلے شخص کی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ واقعتاً فلاں شخص نے فلاں شخص سے ملاقات کی ہے۔

پس اسی وجہ سے حضرت ابی حاتمؒ نے کسی سے سن لیا کہ انہوں نے یعنی محمد بن سیرینؒ نے کوئی بات نہیں سنی اور حضرت حافظ جمال الدینؒ نے کسی سے سنا ہو کہ واقعی محمد بن سیرینؒ نے حضرت عائشہؓ سے ملاقات کی ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت حافظ جمال الدینؒ کی بات قابلِ حجت ہوگی۔

اب اس کی مثال اسی طرح ہی ہے کہ جیسے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ "محمد بن سیرین نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت لی ہے "مگر بعد میں" حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے کہا ہے کہ" فلاں فلاں شخص نے کہا کہ" محمد بن سیرین نے ابن عباسؓ سے کچھ بھی نہیں سنا۔" (تہذیب التہذیب حرف المیم)

اسی طرح تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں لکھا ہے کہ "محمد بن سیرینؒ نے ابن عباسؓ سے روایت لی ہے۔" مگر نیچے حاشیے میں" حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا وہی قول نقل ہے کہ فلاں فلاں شخص نے کہا ہے کہ محمد بن سیرین نے ابن عباس سے کچھ بھی نہیں سنا۔" (تہذیب الکمال مطبوعہ قاہرہ۔ مصر، باب المیم اسم، محمد بن سیرین الانصاری)

پھر دیکھیں "تہذیب التہذیب" میں بھی حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ کن کن لوگوں نے حضرت محمد بن سیرینؒ سے روایت کی ہے تو انہوں نے اس بحث میں "ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا" کا نام بھی درج فرمایا ہے مگر بعد میں انہوں نے حضرت ابن ابی حاتمؒ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت محمد بن سیرینؒ نے حضرت عائشہؓ سے کچھ بھی نہیں سنا۔"

(تہذیب التہذیب حرف المیم، اسم، محمد بن سیرین الانصاری)

اس کے بعد قارئین کرام! سیر اعلام النبلاء دیکھیں۔ اس کتاب کے مصنف "الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ" ہیں۔" اس کتاب میں بھی حضرت شمس الدینؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق لکھا کہ ان سے کس کس نے روایت کی ہے۔ اس میں حضرت ابن سیرینؒ یعنی محمد بن سیرینؒ کا نام بھی درج ہے۔"

(ملاحظہ فرمائیں سیر اعلام النبلاء (جزو الثانی، صفحہ 135، 138) زیر اسم عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا)

پس ان تمام ثبوتوں سے یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ حضرت محمد بن سیرینؒ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا سے سماع ثابت ہے جس کی وجہ سے اس حدیث پر اٹھنے والا اعتراض (کہ سماع ثابت نہیں) بھی باطل ہو جاتا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

''تفسیر یحییٰ بن سلام'' میں ہمارے پاس ایک مزید راوی کا اضافہ ہوا جن کا نام ''الربیع بن صبیح'' ہے۔ انہوں نے حضرت محمد بن سیرینؒ سے سنا ہے اور ان سے حضرت یحییٰ بن سلامؒ نے سنا ہے یعنی حضرت محمد بن سیرینؒ سے دو راویوں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایسا کہا۔

(1) حضرت جریر بن حازم

(بحوالہ ابن ابی شیبہ کتاب الاداب)

(2) حضرت الربیع بن صبیح

(بحوالہ تفسیر یحییٰ بن سلام سورۃ الاحزاب زیر آیت **ما کان محمد**)

حضرت جریر بن حازم کے متعلق ہم ثابت کر آئے ہیں کہ ''وہ ثقہ وصادق وزاہد'' راوی ہیں۔

اب ہم حضرت الربیع بن صبیحؒ کے متعلق آپ کو 'سیر اعلام النبلاء' کتاب سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ ثقہ وصادق راوی ہیں۔

ان کے متعلق سیر اعلام النبلاء، جلد ہفتم، صفحہ 288 مطبوعہ بیروت۔ لبنان۔ زیر اسم الربیع بن صبیح لکھا ہے۔

''حضرت علامہ شمس الدینؒ فرماتے ہیں کہ (الربیع بن صبیح) عابد، امام اور بصرہ کے اساتذہ میں بہت بڑے عالم تھے۔''

مزید لکھا ہے کہ ''حسن، محمد بن سیرین، وعطا بن ابی رباح، ثابت البنانی اور ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔''

''ابن معین نے کہا ہے کہ وہ (الربیع بن صبیح) ثقہ ہیں اور احمد نے کہا ہے کہ ان سے کوئی (روایت لینے میں) مسئلہ نہیں ہے، اور شعبہ نے کہا ہے کہ میرے نزدیک وہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے ہیں۔''

علامہ شمس الدینؒ فرماتے ہیں کہ ''ان کی شان بہت بلند ہے۔ ثوری کہتے ہیں کہ (الربیع بن صبیح) اہلِ بصرہ میں بہت زیادہ عبادت گزار تھے اور رات کو اپنے کمرہ میں (عبادت کی غرض سے) مکھیوں کے چھتے کی طرح رہتے تھے۔''

ابن معین نے کہا ہے کہ ''مبارک اور الربیع بن صبیح سے (روایت بیان کرنے میں) کوئی خطرہ نہیں ہے۔''

ابن حبان نے جو فرمایا کہ ''وہ علمِ حدیث میں مہارت نہیں رکھتے تھے اور ان کو بہت وہم ہوتا ہے'' تو ہم اس بات کا جواب دیتے ہیں کہ ''آیا انہوں نے اس حدیث (**قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ**) میں وہم سے کام لیا یا جھوٹ بولا؟ تو جیسا کہ اس روایت کو ''جریر بن حازم'' نے بھی کہا کہ میں نے ''محمد بن سیرین'' سے سنا ہے اور ''جریر بن حازم'' کے متعلق ہم ثابت کر چکے ہیں کہ انہوں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا اور وہ ثقہ ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں!

''عجلی نے کہا کہ وہ میری نظر میں ثقہ ہیں۔ اور ابو حاتم نے کہا کہ وہ صادق ہیں اور نیک ہیں، سری بن یحییٰ مصر آئے اور وہ سری سے اچھے حدیث بیان کرنے والے ہیں۔ اور نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی عیب نہیں۔'' (سیر اعلام النبلاء زیر اسم جریر بن حازم)

پس ثابت ہوا کہ الربیع بن صبیح کا یہ بیان کرنا کہ میں نے محمد بن سیرین سے سنا ہے بالکل سچ ہے اور وہم بالکل بھی نہیں ہے کیونکہ یہی الفاظ جریر بن حازم نے بھی بیان کئے ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔

اب ہمارے پاس اس روایت کے حوالہ سے آخری شخص رہ گئے ہیں جن کا نام یحییٰ بن سلام ہے۔

ان کے متعلق کتاب سیر اعلام النبلاء، جلد نہم، صفحہ 397 زیر اسم یحییٰ بن سلام میں لکھا ہے حضرت علامہ شمس الدینؒ فرماتے ہیں کہ ''وہ امام تھے اور عالم تھے۔'' ابو حاتم نے کہا ہے کہ ''وہ (یحییٰ بن سلام) صادق ہیں۔''

''ابن عدی نے کہا ہے کہ ان کی حدیث لکھ لی جائے ضعف کے باوجود''

ابو عمر الدانی کہتے ہیں کہ ''افریقہ کے لوگوں نے جب ان کی تفسیر سنی تو انہوں نے کہا ہے کہ ایسی تفسیر انہوں نے پہلے لوگوں سے کبھی نہیں سنی۔''

مزید لکھا ہے کہ ''وہ ثقہ تھے اور قابلِ اعتماد راوی تھے اور کتاب وسنت کا کافی علم رکھتے تھے، اور لغتِ عربیہ میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔''

قارئین کرام! ابن عدی نے فرمایا کہ ضعف کے باوجود ان کی حدیث لکھ لی جائے کا صرف یہ مطلب ہے کہ اگر کسی روایت میں یہ اکیلے شخص ہوں اور کسی دوسری طریقہ سے یہ روایت مروی نہ ہو تو وہ قابلِ حجت نہیں ہو گی تو جیسا کہ میں شروع میں یہ ثابت کر چکا ہوں کہ یہ روایت جریر بن حازم سے اور محمد بن سیرین سے بھی مروی ہے اس لئے ان کی یہ روایت بھی قابلِ اعتماد ہے۔

تفسیر یحییٰ بن سلام کے مقدمے میں حضرت یحییٰ بن سلام کے متعلق لکھا ہے کہ (میں مفہوم لکھ رہا ہوں) حضرت ابنِ ابی حاتم اور ابو العرب اور دیگر لوگوں نے آپ کی فضیلت کو بیان کیا ہے۔ (حضرت ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب جرح وتعدیل میں آپ کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے۔) اور آپ کی تفسیر سب سے پہلے لکھی جانے والی تفسیر بالماثور تھی۔ (یعنی جس میں احادیث مبارکہ صحابہؓ کے اقوال وغیرہ شامل تھے۔) جس کو دیکھ کر حضرت ابنِ جریرؒ نے اپنی تفسیر طبری بھی لکھی اور دیگر لوگوں نے بھی، آپ حضرت حسن بصریؒ کے شاگردوں میں سے تھے اور حضرت امام مالکؒ سے آپ نے کافی کچھ سیکھا، لغتِ عربی میں مہارت رکھنے والے تھے اور کتاب وسنت پر کافی عبور حاصل تھا اور آپ کی تفسیر کو بہت مرتبہ حاصل ہے۔

(تفسیر یحییٰ بن سلام مطبوعہ بیروت۔ لبنان سنِ اشاعت 2004۔ مقدمہ صفحہ 10، 11، 13، 14)

اب اس روایت کو متصل ثابت کرنے کے بعد ہم حافظ عبیداللہ کی کتاب 'مطالعہ قادیانیت' کے صفحہ 112 پر مزید ایک روایت کا جواب دیتے ہیں جو کہ اس روایت کے نیچے موجود ہے یعنی ''ابن ابی شیبہ کتاب الادب باب من کرہ ان **یقول لا نبی بعد النبی** ﷺ'' اور وہ روایت یہ ہے:

''**اخرج ابن ابی شیب عن الشعبی، قال رجل عند المغیرِ بن شعبۃؓ: صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ، فقال المغیرۃ: حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء، فانا کنا نتحدث ان عیسیٰ خارج، فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ**''

حضرت شعبی (جو کہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ جناب محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے جو خاتم الانبیاء ہیں اور جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی تھا کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (اس بحث سے) باہر ہیں۔ جب وہ باہر ہیں تو وہ آپؐ سے پہلے بھی تھے اور آپؐ کے بعد بھی ہوں گے۔

(الدر منثور فی تفسیر بالماثور، جلد 12، صفحہ 64 طبع مرکز ہجر، مصر) (مطالعہ قادیانیت، صفحہ 112)

(باقی صفحہ 27)

فرض نماز کی ادائیگی کے بعد تسبیحات

مکرم مولانا نارانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ

ذکرِ خدا پہ زور دے ، ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن ، دنیا میں جگمگائے جا

اَلذِّکْرُ بَعْدَ الصَّلَاۃِ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری کتاب الاذان میں باب نمبر155 کا نام اَلذِّکْرُ بَعْدَالصَّلَاۃِ رکھا ہے۔

یعنی نماز کے بعد ذکرِ الٰہی

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہماری اجتماعی نماز کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر ذکرِ الٰہی کی کیفیات دائمی طور پر پیدا ہوں۔ چنانچہ نماز فریضہ ختم ہونے کے بعد بھی قرآن مجید نے یہ ذکر جاری رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ O (سورۃ النساء 4 :104)

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔

اس حوالہ سے اپنے محبوب آقا مکی و مدنی سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کی ادائیگی کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اور اپنی انگلیوں پر ذکرِ الٰہی کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا چکتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے۔ (صحیح بخاری ،کتاب الجنائز)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دا ہنی طرف ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کرتے (یعنی سلام پھیرنے کے بعد اور قبلے کی طرف پیٹھ کرتے)

(سنن ،ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فریضہ کی ادائیگی کے بعد لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ اور ہاتھوں کی انگلیوں پر تسبیحات پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی۔ ابواب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)(سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب التسبیح بالحصیٰ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد نے انہیں بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جب لوگ نمازِ فریضہ سے فارغ ہوتے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذکرِ الٰہی بلند آواز میں کیا جاتا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جب میں اس ذکر کو سنتا تو مجھے علم ہو جاتا کہ لوگ اس وقت فارغ ہوگئے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامْ

یعنی اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھی سے سلامتی عطا ہوتی ہے اور اے بزرگی والے اور عزت والے تو بہت بڑی برکت والا ہے۔

ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یعنی میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)(سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول الرجل اذا سلّم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب ورّاد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک خط لکھوایا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فریضہ کے بعد کہا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

(صحیح بخاری ۔ کتاب الاذان الذکر بعد الصلاۃ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر بات پر بڑا قادر ہے۔

اے اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو روک دے کسی صاحب حیثیت (مال وحسب ونسب وغیرہ) کو اس کی حیثیت تیرے مقابل پر فائدہ نہیں دے گی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے۔ میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب فی الاستغفار)

اے میرے اللہ ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں ۔ تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجالاؤں ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو فرماتے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَّرِزْقاً طَیِّباً وَ عَمَلاً مُتَقَبَّلاً ۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ما یقال بعد التسلیم)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ۔ فائدہ دینے والا علم اور پاک یعنی حلال روزی اور مقبول عمل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس محتاج لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ دولت مند لوگ تو اموال کے ذریعہ بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمت لے گئے ۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں ۔ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں ۔ وہ بھی رکھتے ہیں ان کے پاس مال بھی بڑھ کر ہیں جس کے ذریعہ سے حج کرتے ہیں ۔ اور عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جس پر تم عمل کرو تو تم ان کو پالو ۔ جو تم سے آگے نکل گئے ۔ اور پیچھے سے تم کو کوئی بھی نہ مل سکے ۔ اور تم ان لوگوں سے اچھے رہو ۔ جن کے درمیان تم رہتے ہو ۔ پس! ان کے جو اس طرح کریں ۔ ہر نماز کے بعد تم تینتیس دفعہ تسبیح وتحمید اور تکبیر سے ذکر الٰہی کیا کرو... تینتیس (33) بار سبحان اللہ کہا کریں ۔ تینتیس (33) بار الحمد للہ اور چونتیس (34) بار اللہ اکبر ۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الاذان ، باب الذکر بعد الصلاۃ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے بعد کچھ تسبیحات ایسی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ۔ ہر فرض نماز کے بعد وہ کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا تینتیس (33) بار سبحان اللہ تینتیس (33) بار الحمد للہ ۔ چونتیس (34) بار اللہ اکبر کہنا ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

فرض نماز کے بعد ذکر الٰہی کی تاکید کرتے ہوئے سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔

''نماز کے اختتام پر سلام پھیر کر معاً ہی حکم ہے کہ انسان کم از کم تین بار استغفار پڑھے ۔ اور حدیث میں تو یوں بھی آیا ہے کہ نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھے ۔ یہ بھی نماز کے بعد کے وظائف میں سے ایک ضروری وظیفہ ہے ۔'' (خطباتِ نور صفحہ 325)

نماز فریضہ کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کی تاکید کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔

''اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو ۔ مگر اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ مومن کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف تینتیس 33 یا چونتیس 34 دفعہ تسبیح وتحمید کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ بات بات پر وہ الحمد للہ، سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہتے رہتے ہیں ۔ اور درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو یہ دونوں باتیں ہی ضروری تھیں ۔ کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں ۔ عشق میں ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اور کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے ۔ اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اور کاموں میں مشغول رہے ۔ اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے ۔ پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے ۔ عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اور کاموں سے فارغ ہو جائے ۔ اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے ۔ پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں اس لئے اسلام نے بعض جگہ تسبیح وتحمید کی ایک معین مقدار بھی مقرر کر دی ۔ اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ مومن صرف اس تعداد پر انحصار نہیں رکھتے بلکہ وہ اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ۔ اور ہر وقت ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں ۔ اسی طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں ۔ اگر اسے یہی خیال آتا رہے کہ میں فلاں وقت میں ذکر کروں گا ۔ آگے پیچھے نہیں کروں گا ۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کی یاد میں صرف کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے تو وہ ذکر کرے ۔ حالانکہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ '' دست درکار و دل بایار'' یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اسی طرح ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کروں تو انہوں نے کہا '' محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر'' تو اصل ذکر وہی ہے جو ان گنت ہو ۔ مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے ۔ اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے ۔ اور غیر معین طور پر بھی اُٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے ۔ اور اس کے فضلوں اور احسانات کا بار بار ذکر کیا جائے ۔'' (تفسیر کبیر ۔ جلد 7 صفحہ 308 ۔ 309)

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعض نیکیوں کے متعلق دریافت کیا کہ ہم بوجہ غربت کے ان میں پیچھے رہ جاتے ہیں ۔ نیکیوں کی کوئی اور راہیں ہمیں دکھائی جائیں تا کہ ہم اپنے بھائیوں سے پیچھے نہ رہ جائیں ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہا کرو ۔ تو بڑی نیکیاں تمہاری لکھی جائیں گی ۔ اور تم بڑا ثواب اپنے رب سے حاصل کر گے جب امیروں کو پتہ لگا تو انہوں نے بھی یہ ورد کرنا شروع کر دیا ۔ کیونکہ مسابقت کی روح اس خدا کی محبوب جماعت میں پائی جاتی تھی ...

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غرباء کو ایمان میں آگے بڑھنے اور ثواب زیادہ حاصل کرنے کے لئے ایک نسخہ بتایا تھا ۔ وہ معین تھا ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی سنت یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ۔ جو امام بخاری نے اپنی ایک کتاب میں بیان کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر کلمات پڑھتے دیکھا اور انگلیوں پر گنتی کرتے جاتے تھے ۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بعض ذکر ایسے ہیں کہ جن کو گننے میں کوئی برائی نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کو ذکر کے بعض حصے انگلیوں پر گن لینے چاہئیں ۔ تا کہ اس طرح بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے پیار کا اظہار ہو۔''

(خطباتِ ناصر ۔ جلد 2 صفحہ 132-135)

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

'' ہمیں چاہئے کہ ہم اُخروی جنت کو حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنائیں ۔ اپنی عبادتوں سے بھی اور اپنے عمل سے بھی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو وہاں کچھ کھا اور پی لیا کرو۔

(باقی صفحہ 27)

عدل وانصاف

مکرم طارق حیدر صاحب ونڈسر

جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں امن کا راستہ کے عنوان سے ایک بین الاقوامی تحریک کا آغاز فرمایا ہے، جو نو نکات پر مشتمل ہے۔ اس تحریک کا ایک مقصد اسلامی اصولوں اور اقدار کی روشنی میں دنیا کو امن کی طرف بلانا ہے، یہ نو نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ خالق کی شناخت

2۔ اقوام متحدہ کے درمیان عالمی اتحاد

3۔ عدل وانصاف

4۔ انتہا پسندی کا رد

5۔ ملک سے وفاداری

6۔ جوہری ہتھیاروں کا خاتمہ

7۔ ہتھیاروں کے منافع کا خاتمہ

8۔ اقتصادی مساوات اور غربت کا خاتمہ

9۔ انسانیت کی خدمت

15 مارچ 2019ء کو نیوزی لینڈ کے واقعہ کے بعد آج کل کے بگڑتے ہوئے حالات مزید کثیف دکھائی دے رہے ہیں۔ اس لئے ان نکات کو سمجھنا اور سچے دل سے انسانیت کو امن کے اس راستے کا پیغام دینا ہی دراصل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بنیادی مقصد ہے۔ چنانچہ درج ذیل مضمون اس کے ایک اہم جزو یعنی عدل پر مشتمل ہے۔

عدل کے لغوی معنے برابر کر دینے کے ہیں۔ عادل وہ کہلاتا ہے جو جھگڑنے والوں کے حقوق برابر کر کے دیتا ہے۔ لغوی اعتبار سے عدل مصدر ہے اور فاعل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ المائدہ آیت 9 میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ المائدہ 5: 9)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

ہمارا خالق کہ جس کی ایک صفت 'عدل' بھی ہے اور جو ظلم سے مبرا اور پاک ہے، وہ عدل کے لئے اس درجہ کی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے کہ ایسا اسلامی معاشرہ قائم کرو جس میں اپنے تو اپنے کوئی دشمن بھی تم پر ناانصافی کی تہمت نہ لگا سکے۔

ادنیٰ درجہ ایمان کا عدل ہے یعنی اگر ایک انسان کے عدل میں فرق آئے تو اس کی ایمانی حالت میں فرق آنا ایک لازمی امر ہے۔

چنانچہ اس بارہ میں حضرت انس رضی للہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرتا ہو جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الایمان)

عدل کو معاشرے میں رائج کرنے کا یہ سنہری واقعہ جس کو حضرت عروہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دنوں کی بات ہے کہ ایک عورت نے چوری کی (حضورؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا) لیکن اس کی قوم کے لوگ جھٹ سے اسامہ بن زیدؓ کے پاس ان سے حضورؐ کی خدمت میں سفارش کرانے کو پہنچ گئے۔ عروہ کہتے ہیں کہ جب (حضرت) اسامہؓ نے آنحضرت ﷺ سے (اس عورت کو معاف کر دینے کے بارہ میں) عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ:

کیا تم مجھ سے ان حدود کے بارہ میں سفارش کرتے ہو جو اللہ نے قائم کی ہیں اور (چاہتے ہو کہ میں خدا کی حدود کو بالائے طاق رکھ دوں اور اس عورت کو ان حدود سے آزاد چھوڑ دوں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔)

اس پر اسامہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ (مجھ سے بہت گناہ ہوا ہے) میرے لئے (اپنے مولیٰ) سے مغفرت طلب کیجئے۔ پھر جب شام ہوئی تو حضور ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور جیسا کہ اللہ کا حق ہے اس کی تعریف فرمائی پھر فرمایا:

اپنے مولیٰ کی ثناء کے بعد (میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ) جس چیز نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا وہ یہی تھی کہ اگر ان میں کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا اس پر حد جاری کر دیتے۔ (اور اسے سزا دیتے لیکن سنو) مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب مقام النبی ﷺ)

ایک اور موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا کی زندگی ایک دن بھی باقی ہو گی تو اللہ تعالیٰ ضرور میرے اہل بیعت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا، جس طرح کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الفتن)

چنانچہ دورِ حاضر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عدل اور حکم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

آپؑ نے امت مسلمہ میں موجود اختلافات کا حل پیش فرمایا اور ایسی جماعت تیار کر دی جس نے تمام اختلافات ختم کر کے اتحاد و یگانگت کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

" اب دورِ مسیح موعود آ گیا ہے اب بہرحال خدا تعالیٰ آسمان سے ایسے اسباب پیدا کر دے گا جیسا کہ زمین ظلم اور ناحق خون ریزی سے پُر تھی اب عدل، امن اور صلح کاری سے پُر ہو جائے گی، اور مبارک وہ امیر اور بادشاہ ہیں جو اس سے حصہ لیں گے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 19)

انسان کی پیدائش فطرت صحیحہ پر کی گئی ہے اور عدل اسی فطرت

کا جزو لاینفک ہے، عدل کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی ہوتی ہے ،اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے، اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔“ (ملفوظات، جلد4، صفحہ 607 - مطبوعہ ربوہ)

اس آخری زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کا مقصد حق کے ساتھ دنیا کو ہدایت کی طرف بلانا ہے اور حق کا حصول عدل کے بغیر ممکن نہیں۔

چنانچہ اسی ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 18 نومبر 1955ء میں قرآن پاک کی آیت وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ (سورۃ الاعراف 182:7) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”ہم نے دنیا میں صرف یہ نہیں کہا کہ ہدایت دو بلکہ یہ کہا ہے کہ ہدایت دو **بالحق** حق کے ساتھ، مگر سارے انسان اس پر عمل نہیں کرتے۔ بہت سے آدمی ایک چیز کو ہدایت سمجھتے ہیں اور پھر ڈنڈا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو مانے گا وہ سیدھی طرح مانے، نہیں تو ہم اس کا سر پھاڑ دیں گے۔ پھر جس چیز کو یہ لوگ مساوات کہتے ہیں، اس کو حق سے نہیں بلکہ ڈنڈے اور تلوار سے قائم کرتے ہیں مگر ایک جماعت ایسی ہوتی ہے جو حق کے ساتھ دنیا میں عدل قائم کرتی ہے۔ ... یہ کوئی عدل اور مساوات نہیں کہ ڈنڈا ہاتھ میں لے کر سیدھا کرنے نکل جاؤ، یا یہ کہو کہ کافر کو تو اختیار نہیں کہ ڈنڈے کے ساتھ اپنی بات منوائے، لیکن ہمیں یہ اختیار ہے۔ ...

یہ عدل کیسے ہو سکتا ہے؟ حقیقی عدل تو وہی ہے جس میں خدا تعالیٰ کی تعلیم کو قائم رکھا جائے۔ ...

پس یاد رکھو ہمیشہ حق کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دو، کبھی اپنی نفسانی باتوں کے ذریعے سے دوسروں کو ہدایت نہ دو۔“

(خطبات محمودؓ۔ جلد36، صفحہ 244)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 19 جنوری 1917ء میں عدل کے متعلق جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”غرض ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ ایمان کا عدل ہے اور سب فرائض کو بغیر کسی کمی بیشی کے ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر اس میں کمی کرے یا اس میں نقص آ جائے تو ایمان میں نقص آ جائے گا، اس لئے ہر مومن کو چاہئے کہ اس بات کے لئے زور لگائے کہ اس درجہ سے ترقی کرے اور یہ نہ ہو کہ اس درجہ سے گر جائے کیونکہ اس سے گرنا ایمان کا ضائع کرنا ہے۔“ (خطبات محمودؓ۔ جلد5، صفحہ 371)

اسلام احمدیت سے جڑے عدل کے اس حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 نومبر 2017ء میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”پس ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہو گا جو اسلام کی تعلیم ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں، جن کے بارہ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلو والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ کرو۔ اگر ہماری گواہیاں حق اور انصاف کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے گھریلو اور معاشرتی تعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق نہیں ہیں، اگر ہمارے دل دشمنوں کے لئے بھی بغض اور کینوں سے پاک نہیں ہیں تو پھر ہماری تبلیغ حقیقی ہدایت پہنچانے والی تبلیغ نہیں ہو گی۔ ہماری حالتوں اور ہمارے انصاف کے معیاروں کو دیکھ کر غیر ہمیں کہیں گے کہ پہلے خود تو ہدایت پر عمل کرو۔ پہلے خود تو انصاف کو اپنے معاشرے میں لاگو کرو پھر ہمیں کہنا۔ پس بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر احمدی کی ہے کہ اپنے عمل سے تبلیغ کے راستے کھولیں اور جو تبلیغ کے راستے ہمارے عمل سے کھلیں گے، جو لوگ اسلام سے ہمارے عمل کو دیکھتے ہوئے متعارف ہوں گے، وہ اسلام کی خوبیوں کے معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسروں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔“ آمین

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ یکم دسمبر 2017ء، صفحہ 8)

اللہ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو ہمیشہ عدل اور انصاف پر کاربند رکھے۔ آمین۔ ثم آمین!

غزل

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

ملاؤں نے جکڑے رکھا فتووں کی زنجیر کے ساتھ
لیکن ہم نے عمر گزاری عزت اور توقیر کے ساتھ

کثرت اور اقلیت کی تعریف بنی تاریخ کا باب
باطل شمر کے ساتھ کھڑا تھا لیکن حق، شبیر کے ساتھ

ہم سادہ دل عقل و دانش کے معیار کو سمجھیں
غالب کے شیدائی ٹھہرے لیکن دل ہیں میر کے ساتھ

کیوں نہ پھر خالق کی غیرت یارو جوش میں آئے گی
جب اس کی تخلیق کو دیکھا جائے گا تحقیر کے ساتھ

قید کا اور زباں کا شکوہ تم سے کیا کرنا
کوفے والے ایسے ہی کرتے ہیں کسی اسیر کے ساتھ

کس کی ہمت ہے کہ بیچ دے جنت کے اس ٹکڑے کو
ہر رشتے سے بڑھ کر اپنا رشتہ ہے کشمیر کے ساتھ

ان کی بیعت کے منکر، ہم کل بھی تھے اور آج بھی ہیں
قتل و غارت کرتے ہیں جو نعرۂ تکبیر کے ساتھ

اک پاکیزہ نصب العین کی خاطر دنیا دار ہوئے
ورنہ قدسی کیا رشتہ ہے مشکیزے کا تیر کے ساتھ

مکرم سیّد حسنات احمد صاحب

نامور صحافی، دانشور، محقق اور خادمِ دین

مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

27۔ اگست 2018ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا ایک نامور دانشور، صحافی، محقق اور خادم دین سے محروم ہوگئی۔ کینیڈا کی مجلسِ عاملہ کے سابق سیکرٹری امور خارجیہ مکرم سیّد حسنات احمد صاحب طویل علالت کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ 4 اپریل 1926ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حافظ سیّد شفیع احمد صاحب محقق دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے تھے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کے بے وقت صدمہ کے بعد ایک اور بیٹے کی پیدائش پر بہت خوش تھے۔

خاندان

سیّد حسنات احمد صاحب کے بہن بھائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سیّد مبارک احمد صاحب
2۔ ڈاکٹر سیّد برکات احمد صاحب
3۔ سیّد فضل الرحمٰن صاحب
4۔ سیّدہ رئیسہ بیگم صاحبہ
5۔ سیّدہ زاہدہ بیگم صاحبہ
6۔ سیّد حسنات احمد صاحب
7۔ سیّدہ تسنیم جہاں بیگم صاحبہ
8۔ سیّد مبشرات احمد صاحب
9۔ پروفیسر سیّدہ نسیم سعید صاحبہ
10۔ سیّد انعامات احمد صاحب
11۔ سیّد کمالات احمد صاحب
12۔ سیّد حمید احمد صاحب بیرسٹر
13۔ سیّدہ راضیہ سمیع قریشی صاحبہ

1941ء میں آپ کے والد حضرت ڈاکٹر سیّد شفیع احمد محقق دہلویؓ کی وفات کے بعد آپ کی والدہ محترمہ قریشہ سلطانہ المعروف بیگم شفیع احمد کو چار بھائیوں اور تین بہنوں کے ہمراہ حالات کا تن تنہا مقابلہ کرنا پڑا، آپ تحریکِ آزادی پاکستان کی سرگرم رکن اور صحافت سے وابستہ تھیں۔ اپنے شوہر کی وفات کے بعد ماہنامہ ''دستکاری'' کی ادارتی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ تحریکِ آزادی پاکستان کے جلسوں میں سبز رنگ کے برقعہ میں ملبوس شامل ہوتیں۔ مسلم لیگ شعبہ خواتین دہلی کی نائب صدر تھیں، مسلم لیگ کے جلسوں میں قائداعظم کے دستِ راست کی حیثیت سے کام کرتی رہیں۔

9 دسمبر 2007ء کو تحریک آزادی پاکستان میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں تحریک پاکستان ٹرسٹ کی جانب سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اُنہیں گولڈ میڈل سے نوازا جو آپ کی صاحبزادی پروفیسر سیّدہ نسیم سعید صاحبہ نے وصول کیا۔

پاکستان میں قیام کا عرصہ

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے اینگلو عربک کالج دہلی سے 1945ء میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کی اور ملازمت کی ابتداء دہلی کے راشننگ ڈیپارٹمنٹ سے کی، آپ کے بڑے بھائی ڈاکٹر سیّد برکات احمد آل انڈیا ریڈیو میں ملازم تھے۔ آزادی کے بعد والدہ کے ساتھ تین بہنوں اور دو بھائیوں نے ہجرت کی جن میں سیّد حسنات احمد صاحب بھی شامل تھے۔ پاکستان میں قیام کے دوران 1947ء سے آپ کی والدہ کی وفات تک آپ کا خاندان میکلیگن روڈ لاہور پر رہائش پذیر رہا۔ آپ کے صحافت کے پیشہ کی ابتداء 1948ء میں اُس وقت ہوئی جب آپ نے لاہور سے نکلنے والے روزنامہ جنگ میں ملازمت شروع کی۔ جلد ہی آپ کو ایم۔اے۔او کالج لاہور میں انگریزی کے لیکچرار کی ملازمت مل گئی اور آپ کو اُس وقت کے معروف کرکٹر اور پرنسپل ڈاکٹر دلاور حسین صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مارچ 1951ء میں پبلک سروس کمیشن آف پاکستان نے ریڈیو پاکستان پشاور میں سب ایڈیٹر کے طور پر ان کا انتخاب کر کے تقرر کیا جہاں آپ کو خواجہ شہاب الدین گورنر سرحد کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ تین سال بعد آپ کا تبادلہ ریڈیو پاکستان لاہور ہوگیا جہاں آپ چار سال تک کام کرتے رہے۔ 1958ء میں آپ کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن کوئٹہ تعینات کیا گیا، کوئٹہ میں قیام کے دوران آپ کو ایک روزنامہ کے اجراء کا موقع بھی ملا۔

1961ء میں پہلی بار آپ یورپ کے سرکاری دورہ پر روانہ ہوئے، جہاں آپ کو اہم نشریاتی اور صحافتی اداروں۔ بی بی سی ریڈیو اور ٹائمز اخبار کے دفاتر کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ 1961ء میں آپ کا تبادلہ اسسٹنٹ نیوز ایڈیٹر کی حیثیت سے کراچی ہوگیا۔ کراچی منتقل ہونے سے قبل آپ کی شادی ڈاکٹر بشیر محمود صاحب ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز آزاد کشمیر کی صاحبزادی محترمہ نصیرہ محمود صاحبہ سے ہوئی اور یہ رشتہ 1977ء تک قائم رہا۔ 1961ء سے 1965ء تک کراچی میں قیام کے دوران آپ نے کراچی یونیورسٹی سے انٹرنیشنل ریلیشنز (Internatioal Relations) میں ایم اے اور قانون کی ڈگری حاصل کی۔ 1965ء میں نیوز ایڈیٹر کے عہدے پر ترقی پانے کے بعد آپ کا تبادلہ لاہور ہوگیا جہاں پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور میں انفارمیشن آفیسر مقرر کئے گئے۔ اِس دوران آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر پاکستان کے تمام ذرائع ابلاغ کو مؤثر طریق میں پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1969ء میں آپ کا تبادلہ راولپنڈی ہوگیا جہاں آپ پریس

انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں انفارمیشن آفیسر مقرر ہوئے اور آپ کو بہت سی مرکزی وزارتوں کے ساتھ پبلک ریلیشن آفیسر کے طور پر منسلک کیا گیا۔ اِس عرصہ میں آپ کو جماعتی خدمات کے مواقع بھی ملتے رہے۔ لاہور میں ہونے والی اسلامی کانفرنس کے دوران آپ عربوں کو تبلیغ میں پیش پیش رہے۔ 1970ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ کی تصاویر پر مبنی ایک معلوماتی کتاب مرتب کرنے کی توفیق ملی۔ Africa Speaks جماعت احمدیہ کی پہلی رنگین کتاب تھی۔ 1970ء میں ہی آپ کو راولپنڈی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ایک نیوز کانفرنس منعقد کروانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے علمی مقابلہ جات میں بھی مسلسل شامل ہوتے رہے اور 1972ء، 1978ء، 1979ء میں اوّل انعام پایا۔ 1977ء تک آپ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے منسلک رہے۔

کینیڈا میں جماعتی خدمات اور صحافت

1977ء میں کینیڈا ہجرت کے بعد جلد ہی آپ نے یہاں کے سیاسی منظر نامہ کا بغور مطالعہ شروع کر دیا اور تمام سیاسی قائدین سے رابطے قائم کئے، بعد میں آنے والے تمام وزرائے اعظم سے آپ کے دوستانہ مراسم جاری رہے، آپ نے اپنی صحافتی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے شمالی امریکہ میں جماعت کا نفوذ قائم کرنے اور مذہبی آزادی کے لئے جماعتی موقف کی ترویج کا کام اعلیٰ رنگ میں کرنے کی توفیق پائی۔ خلفائے احمدیت نے آپ کی نمایاں جماعتی خدمات کا تذکرہ سنہری الفاظ میں کیا۔

6مارچ 1981ء کو آپ کی کوششوں سے چینل 10 کے بین المذاہب پروگرام Horizan میں آدھ گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا جانے لگا جس میں قرآن کریم اور بائبل کے حوالوں سے مسیح موعود کی آمد پر سیّد حسنات احمد صاحب نے مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب اور مصری محقق محترم مصطفیٰ ثابت صاحب کے ساتھ مل کر گفتگو کے پروگرام پیش کئے اور دنیا بھر میں پہلی بار 6مارچ 1981ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر کینیڈین ٹی وی پر دکھائی گئیں۔

اپریل 1984ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف جنرل ضیاء الحق کے ظالمانہ آرڈیننس کے خلاف ایک ایکشن کمیٹی بنائی گئی جس کا چیئر مین سیّد حسنات احمد صاحب کو مقرر کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے ٹورانٹو کے سٹی ہال کے سامنے جماعت احمدیہ نے پہلی بار ایک پُر امن عوامی مظاہرے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

1984ء میں ہی پوپ جان پال دوئم Karol Józef Wojtyla کی کینیڈا آمد پر سیّد حسنات احمد صاحب کے روابط اور کاوش کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کا دس رکنی وفد پوپ کی ایک تقریب میں شامل ہوا، آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایات کے مطابق ایک مراسلہ پوپ کی خدمت میں پیش کیا اور مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے پوپ سے ہاتھ ملایا۔

1988ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا نے پہلی بار کینیڈا میں سیّد حسنات احمد صاحب کے ذریعہ سیاسی جماعتوں اور حکومتی نمائندوں تک جماعت کی رسائی کو ممکن بنانے میں خاطر خواہ کوششیں کی، خاص طور پر امیگریشن منسٹری میں آپ کے روابط کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے احباب کی کینیڈا میں بحالی کے لئے ایک معاہدہ بھی طے پایا۔

1989ء میں آپ کو پہلی بار جماعت احمدیہ کینیڈا کا نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ مقرر کیا گیا اور 2001ء تک آپ نے اِس خدمت کی توفیق پائی۔

مئی 1988ء میں آپ نے احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ''نیو کینیڈا'' کے نام سے اردو انگریزی اخبار کا اجراء کیا اور 2017ء تک اُس کے ایڈیٹر اور پبلشر کی ذمہ داریاں سنبھالے رکھیں۔ اِس موقر جریدہ میں ملکی غیر ملکی اور جماعتی خبروں اور مضامین کے علاوہ جماعت احمدیہ کی نامور شخصیات کا تعارف اور تذکرہ ایک مستقل موضوع تھا۔

جون 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے موقع پر کینیڈا تشریف لائے۔ سیّد حسنات احمد صاحب نے 16 جون کو ہونے والے جوبلی کے شکرانے کی تقریب اور عشائیہ کے انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ ایک بہت بڑی اور تاریخی تقریب تھی جس میں 1500 سے زائد معزز مہمان شامل ہوئے حضور انور کے استقبال کے لئے کینیڈا کے وزیر خارجہ عزت مآب Hon. Joe Clark بنفس نفیس موجود تھے۔

1992ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا نے حکومتی بجٹ سے 25ملین ڈالر کی لاگت کا ایک چودہ منزلہ رہائشی منصوبہ مکمل کیا۔ جماعت کے احباب کی بحالی کے اس منصوبہ کی تکمیل میں سیّد حسنات احمد صاحب نے محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کے ساتھ اس کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا اور آپ اِس کے بانی ڈائریکٹروں میں سے تھے۔

1994ء میں انسانی حقوق کی آواز کو اُٹھانے کے لئے سیّد حسنات احمد صاحب نے قومی سطح پر ہیومن رائٹس اینڈ ریس ریلیشنز سنٹر (Human Rights & Race Relations Center) کی بنیاد رکھی، اسی ادارہ کے تحت ہر سال ٹورانٹو ڈسٹرکٹ سکول بورڈ میں بچوں کے لئے مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جاتا رہا۔

جنوری 2003ء میں آپ کو گورنمنٹ آف کینیڈا کی جانب سے کوئینز گولڈن جوبلی میڈل Queen's Golden Jubilee Medal سے نوازا گیا۔

اکتوبر 2006ء میں آپ نے صحافت کے میدان میں پچاس سال مکمل کئے، اِس موقع پر وزیر اعظم کینیڈا، مرکزی وزراء اور پارلیمنٹ کے ممبران نے آپ کو مبارکباد کے پیغام بھیجے۔ اِس موقع پر Canadian Ethnic Media Association نے اپنی ویب سائٹ پر آپ کی اِس کامیابی کو اِن الفاظ میں سراہا:

''سیّد حسنات احمد ٹورانٹو کے صحافتی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں اور 1994 سے Human Rights and Race Relations Centre کے ساتھ منسلک ہیں، عدل و انصاف پر مبنی سوسائٹی سے اُن کو ایک جذباتی لگاؤ ہے، ہماری سوسائٹی سے نسلی تعصب کو مٹانے والے لوگوں کی حسن کارکردگی کو سراہنے کیلئے آپ کے منفرد اور مثبت طریقوں نے مختلف کمیونیٹیز میں ہم آہنگی اور ربط پیدا کرنے کا نمایاں کام کیا ہے۔ آپ ایک پُرتخیل ادیب اور بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اُن کی تازہ ترین کتاب Outstanding Immigrants in the New Millennium پر تبصرہ کرتے ہوئے گورنر جنرل کینیڈا Rt Hon Adrienne Clarkson فرماتی ہیں 'اس کتاب کی تصنیف کے لئے کی گئی وسیع پیمانے پر کوشش اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کینیڈین لوگوں کی اندرون اور بیرون ملک ترقی سے وابستہ ہیں' مسٹر سیّد نے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کے افراد کی کامیاب بحالی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے جس میں 25 ملین ڈالر کے ہاؤسنگ پراجیکٹ کی تعمیر شامل ہے۔ اُنہیں گورنمنٹ آف کینیڈا کی جانب سے کثیر تعداد میں انعامات اور ایوارڈز سے نوازا گیا۔ جس میں شامل کوئینز گولڈن جوبلی میڈل بھی ہے جو 2003ء میں آپ کو تفویض ہوا۔''

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز نے 21 ستمبر 2018ء کے خطبہ جمعہ میں سیّد صاحب مرحوم کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”... سلسلہ کا درد رکھنے والے نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ اُن ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو ستّر کی دہائی میں کینیڈا آئے۔ جنہوں نے کینیڈین میڈیا میں اور وفاقی ،صوبائی اور مقامی سطح پر جماعت کو متعارف کروایا۔ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے خلاف آواز بلند کی اور تمام اقلیتوں کے حقوق کے لئے تادمِ آخر کوشاں رہے۔ آپ ہیومن رائٹس اینڈ ریس ریلیشن سنٹر کے بانی تھے۔ نیو کینیڈا اخبار کے پبلشر اور ایڈیٹر تھے۔ متعدد کتب کے مصنف تھے۔ 1982ء میں آپ نے کینیڈین ٹی وی راجرز چینل پر بغیر اُجرت جماعت کے پروگرام پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور دنیا بھر میں سب سے پہلی دفعہ 12 دسمبر 1982ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر اور اسلام اور احمدیت کے پروگرام کینیڈین ٹی وی پر پیش کرنے کی توفیق پائی۔ 85ء۔86ء میں احمدیہ گزٹ کے ایڈیٹر رہے۔ انسانی حقوق کی خدمات کے طور پر حکومت کینیڈا نے اُن کے نام کا ٹکٹ مع اُن کی تصویر جاری کیا۔ حکومت کینیڈا اور مختلف تنظیموں نے اُنہیں بہت سے انعامات اعزازات اور ایوارڈز دیئے۔ کینیڈا کی جماعت میں تین دفعہ نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1988ء میں آپ نے کینیڈا میں پناہ لینے والے احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک پندرہ روزہ اخبار نیو کینیڈا اشائع کرنا شروع کیا جس کے اداریوں کے ذریعہ حکومت سے کینیڈا میں نئے آنے والوں کے حقوق منوانے کی توفیق پاتے رہے۔ اس اخبار میں احمدیت کے عقائد اور احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک نڈر صحافی کا کردار ادا کیا۔ اِسی طرح اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا تعارف بھی لکھا اور اُس کو مرتب بھی کیا وہ بھی اُن کی ایک بہت علمی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے مغفرت کا سلوک اور رحم کا سلوک فرمائے۔“ آمین

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 05 اکتوبر 2018ء، صفحہ 9)

دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نوٹ: اِس مضمون کی تیاری کے لئے زیادہ تر معلومات سیّد حسنات احمد صاحب مرحوم کی کتاب A Simple Man سے لی گئی ہیں۔

نقد و نظر

کتاب ”حضرت خلیفہ نورالدین جمونیؓ“

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا و صدر اشاعت و تصنیف کمیٹی

کتاب: حضرت خلیفہ نورالدین جمونیؓ
دریافت کنندہ و محقق اول
قبر مسیح در محلّہ خانیار سرینگر کشمیر
مصنف: مرزا خلیل احمد قمر، خلیفہ طاہر احمد
سن اشاعت: 2018ء
ناشر: خلیفہ طاہر احمد
صفحات: 311
ملنے کا پتہ: احمدیہ بک ڈپو، بیت الاسلام ٹورانٹو، کینیڈا

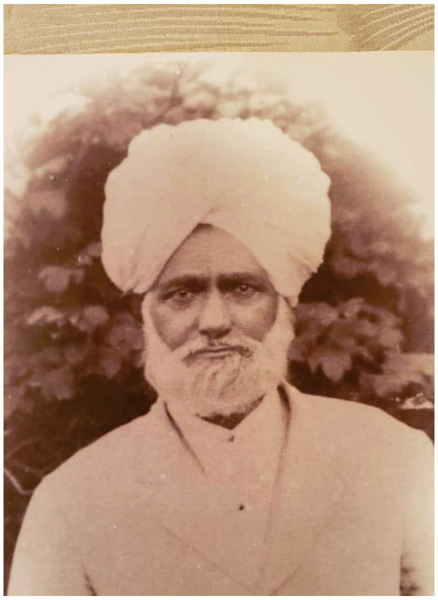

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ کے بارہ میں فرمان ہے: ”اَصۡحَابِی کَالنُّجُوۡمِ بِاَیِّھِمِ اقۡتَدَیۡتُمۡ اِھۡتَدَیۡتُمۡ“ کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے، رہنمائی پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کے دور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی ممتد فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کی زندگیاں بھی اس دَور کے تقاضوں کے لحاظ سے ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ وہ ہمیں ستاروں کی مانند رہنمائیاں مہیّا کرتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے حضرت خلیفہ نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتاب ہے۔ آپؓ نے براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روشنی اور برکت پائی۔ آپؓ تاریخ احمدیت کے ایک درخشندہ ستارے تھے۔ ایسے ستارے جو مسیح زمانؑ کی للّٰہی اغراض کو پورا کرنے میں آپؑ کے ممد و معاون تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ایک غرض کسرِ صلیب تھی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اس کی سرانجام دہی کے لئے ہر قسم کے ممکنہ دلائل و وسائل مہیّا فرمائے وہاں حضرت نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مخلص سلطانِ نصیر بھی عطا فرمائے جنہوں نے مسیحِ زمانؑ کی نصرت کے لئے کسرِ صلیب کے لئے حقائق و شواہد پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوّلین معلومات فراہم کرنے والے مبارک وجود حضرت خلیفہ نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس واقعہ کی تفصیلات آپ اس کتاب میں شرح و بسط کے ساتھ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کی قربتوں میں گزرے ہوئے لمحاتِ بابرکات کے ایمان افروز اور دلنشیں اذکار بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہ کتاب ایمان افروز واقعات اور شیریں روایات سے بھی لبریز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں کا وارث بنائے۔ ان کی اولاد در اولاد کو اپنے پاک رستوں پر چلائے اور مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت کی خدمت کی بہت توفیق دے۔

ہمارے دل، مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب اور خلیفہ طاہر احمد صاحب کے لئے جذبات تشکّر سے لبریز ہیں کہ انہوں نے مسیح پاک علیہ السلام سے اقتباسِ نور کرنے والے اس روشن ستارے کی روشنی ہم تک پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔

مکرم راجہ ضیاالدین ارشد جنجوعہ صاحب شہید کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم لطیف احمد صاحب

خاکسار 1950 میں تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کی پانچویں جماعت میں داخل ہوا۔اس وقت پانچویں جماعت کے انچارج مکرم ماسٹر راجہ ضیاالدین صاحب ارشد تھے۔بڑی شفقت اور پیارے انداز میں بچوں پر توجہ فرماتے تھے۔ہر طالب علم پر فرداً فرداً نگاہ رکھتے تھے۔جو زیادہ کمزور ہوتے تھے ان پر زیادہ شفقت فرماتے۔ان میں غصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔بدنی سزا تو کیا کبھی ڈانٹ بھی نہ پلاتے۔بلکہ نصیحت فرماتے کہ جو کام دیا جائے اس کو خوب محنت سے کرنا چاہئے۔اسی خوبی کی بنا پر ہر بچہ بھی اپنے شفیق ماسٹر صاحب سے پیار کرتا تھا۔1952ء میں سکول چنیوٹ سے ربوہ میں اپنی عمارت میں منتقل ہوگیا۔ماسٹر صاحب محترم 1970ء میں ریٹائرڈ ہوگئے۔چونکہ صحت ماشاءاللہ اچھی تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان کو محمود آباد سندھ میں جماعت کے سکول میں تعینات فرمادیا۔اس طرح خلفائے وقت کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

قیام پاکستان کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اساتذہ کی ضرورت تھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا کہ احمدی اساتذہ جماعت کا سکول چلانے کے لئے ربوہ تشریف لائیں۔ چنانچہ یہ اعلان پڑھ کر محترم راجہ ضیاالدین موصوف اپنی گورنمنٹ کی سروس چھوڑ کر اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوگئے۔اس وقت گورنمنٹ کی اچھی تنخواہ اور مراعات والی ملازمت چھوڑنا بہت مشکل امر تھا۔لیکن احمدیت سے پیار اور امام وقت کی خواہش کا احترام فرض تھا۔اس لئے وہ ملازمت قربان کردی اور ربوہ حاضر ہوگئے۔اس وقت جماعت کے مالی حالات نہایت کمزور تھے اس لئے معمولی تنخواہ پر صابر وشاکر ہوگئے۔محمود آباد سندھ میں اپنی خدمات پیش فرمانے کے بعد ربوہ تشریف لے آئے۔

1974ء میں ربوہ ریلوے سٹیشن پر ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے ملک میں جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات کی آگ بھڑک اٹھی۔ربوہ کے کئی نوجوانوں پر مقدمہ دائر کر کے سرگودھا جیل میں بھجوا دیا گیا۔ان جوانوں میں مکرم ماسٹر ضیاالدین ارشد صاحب کے بیٹے مکرم راجہ نعیم احمد صاحب بھی تھے۔سرگودھا جیل میں جانے والوں کو دو ماہ تک کسی سے ملاقات کی اجازت نہ ملی۔جب اجازت مل گئی تو محصور افراد کے عزیز و اقارب اور بزرگ ملاقات کی غرض سے سرگودھا گئے۔ وہاں دورانِ ملاقات محترم ماسٹر راجہ ضیاالدین ارشد صاحب نے اپنے بیٹے کو ان الفاظ میں تسلی اور نصیحت فرمائی کہ بیٹا گھبرانا نہیں بہت سارے ساتھی تمہارے ساتھ پکڑے گئے ہیں۔جیل میں قید کے دن بے شک کٹھن ہیں لیکن عارضی ہیں اور پھر ہمارا ہر احمدی بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر جان بھی چلی جائے تو کوئی مشکل نہیں بلکہ باعثِ سعادت ہے کیونکہ شہادت کا رتبہ مل جاتا ہے اور یہ خوش نصیبی ہے۔

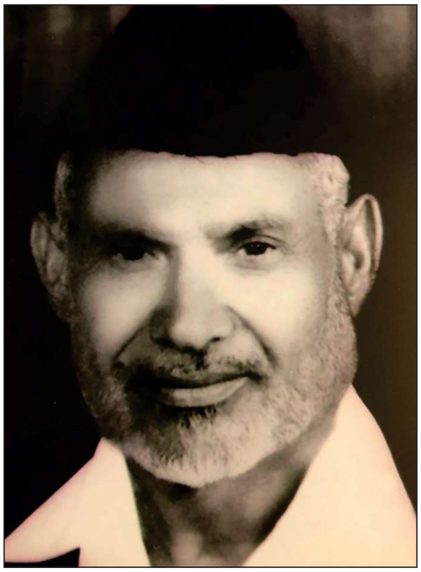

بعد ملاقات سب افراد ربوہ واپس آنے کے لئے سرگودھا ریلوے سٹیشن پہنچے۔ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد گاڑی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔سب لوگ ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر موجود تھے کہ آناً فاناً کچھ شر پسند آئے اور ریلوے اسٹیشن پر متعین پولیس کی نگرانی میں ان نہتے مسافروں پر فائرنگ شروع کردی۔جس کے نتیجہ میں محترم ماسٹر صاحب سر میں گولی لگنے سے راہِ مولیٰ میں شہید ہوگئے۔کیا شان ہے اللہ تعالیٰ کی کہ جو والد اپنے بچے کو چند گھنٹے پہلے نصیحت فرما رہے تھے کہ اس راہ میں جان چلی جائے تو شہادت کا رتبہ حاصل ہوجاتا ہے۔تو بفضل تعالیٰ خود اس شہادت کے رتبہ کے حقدار ٹھہر گئے۔

جس طرح محترم ماسٹر راجہ ضیاالدین صاحب ارشد شہید نے ساری زندگی اخلاص و قربانی کے ساتھ گزاری اسی طرح ان کی اولاد بھی ماشاءاللہ جماعت سے اخلاص و وفا کا جذبہ رکھتی ہے۔

مکرم ماسٹر صاحب کی ساری اولاد میں سے مکرم راجہ نعیم احمد صاحب کے ساتھ میرے قریبی تعلقات ہیں۔تعلقات کی بناء پہلے تو یہ ہے کہ وہ میرے بھائی جان ملک منور احمد عارف جہلمی کے ہم جماعت تھے۔اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہم دونوں کینیڈا میں موجود ہیں۔ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ان ملاقاتوں میں ماضی کے حالات پر گفتگو ہوتی ہے۔مکرم برادرم راجہ نعیم احمد صاحب نے دو واقعات ایسے سنائے ہیں جن پر رشک آتا ہے۔

اول یہ کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گھر راجہ نعیم احمد صاحب کے بہنوئی مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کے گھر کے نزدیک تھا۔چونکہ چوہدری صاحب موصوف اپنے گھر میں ہمیشہ ایک دو بھینسیں ضرور رکھتے تھے۔چوہدری صاحب روزانہ مکھن اور لسی حضرت مولانا صاحبؓ کی خدمت میں بدست برادرم نعیم احمد صاحب بطور تحفہ بھجواتے تھے۔ایک دن حضرت مولاناؓ کی نظر شفقت نعیم احمد صاحب پر پڑی تو اپنے پاس بلوایا اس وقت وہاں حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تشریف فرما تھے۔پوچھا بیٹا کیا حال ہیں اور کیا کرتے ہو۔جواباً عرض کیا کہ پڑھتا ہوں اور

چند دنوں کے بعد دسویں کا امتحان دینا ہے۔ لیکن دو مضامین میں کمزور ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آؤ دعا کر لیتے ہیں۔ چنانچہ بعد دعا فرمایا کہ ہلکی سی روشنی ہوئی ہے۔ پاس ہو جاؤ گے لیکن نمبر تھوڑے آئیں گے۔ جب نتیجہ نکلا تو میری تھرڈ ڈویژن تھی۔ اللہ! اللہ کیا شان تھی! صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی۔ علاوہ ازیں فرمایا کہ تمہاری عمر کافی لمبی ہوگی۔ 100 سال کے لگ بھگ اور اللہ تعالیٰ تمہیں زندگی عطا فرمائے گا۔ سو الحمد اللہ۔ برادرم راجہ نعیم احمد صاحب صحت و سلامتی سے دینی خدمات بجالاتے ہوئے بھرپور زندگی گزار رہے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر 75 سال ہے لیکن دیکھنے والے کہتے ہیں کہ 40، 45 سال کا جوان ہے۔

مکرم برادرم نعیم احمد صاحب نے ایک واقعہ خدمت گذاری کا مجھے سنایا اور مجھے یقین ہے جو بھی اس واقعہ کو پڑھے گا تو ضرور خیال کرے گا کہ کاش مجھے اس خدمت کا موقع ملا ہوتا بزبان برادرم نعیم احمد صاحب ربوہ شہر کے قیام کے اولین دنوں کی بات ہے جب کہ ربوہ شہر میں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ سقہ صاحبان نزدیکی آبادی احمد نگر سے یا دریا سے پانی لا کر فروخت کرتے تھے۔ ایک دن ہمارے محلّہ میں صدر صاحبہ لجنہ کے گھر میں اجلاس تھا جس میں حضرت اماں جان رضی تعالیٰ عنہا بھی تشریف لائیں۔ دورانِ اجلاس حضرت اماں جانؓ کو پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ اتفاقاً میری امی جان اپنے گھر سے پانی اجلاس کے لئے لے کر گئی تھیں۔ اس پانی میں سے حضرت اماں جانؓ کے خدمت میں پیش کیا گیا۔ نوش فرمانے پر ان کو محسوس ہوا کہ یہ پانی ذائقہ میں اچھا ہے۔ بہ نسبت جو ہم پیتے ہیں۔ صدر صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آیا ہے تو امی جان نے بتایا کہ یہ پانی میرا بیٹا عزیزم نعیم احمد ریلوے انجن سے لاتا ہے۔ اس وقت تقریباً سارے انجن پانی دیتے تھے۔ جو لوگ بھی اپنے برتن لے کر سٹیشن پر حاضر ہوتے سب کو پانی مہیا کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے یہ جواب سن کر ارشاد فرمایا کہ جب بچہ سکول سے آئے تو میرے پاس بھیجنا۔ لہٰذا جب میں سکول سے گھر پہنچا تو امی جان نے کہا کہ فوراً حضرت اماں جان کے پاس جاؤ۔ چنانچہ جب میں نورہی نور کے ہاں حاضر ہوا تو نہایت پیار سے دیکھا اور سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ بیٹا آج سے میرے لئے بھی انجن سے پانی لایا کرو اور مجھے ایک سٹیل کی بالٹی ڈھکن والی دی اور نصیحت فرمائی کہ جونہی بالٹی بھر جائے ڈھکن فٹ کر کے گھر تک احتیاط سے لانا۔ چنانچہ حسبِ ہدایت، حضرت اماں جانؓ کی یہ خدمت کافی دنوں تک کرنے کا موقع ملا۔ اس پانی کو ابال کر الائچی اور دارچینی شامل کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی پلانا شروع کیا تو پانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی فائدہ ہوا۔ میں یہ خدمت کرتا رہا اور دعاؤں کا ایک ذخیرہ میرے حق میں جمع ہوتا رہا جو آج تک میرے لئے باعثِ برکت ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تازندگی اس کے فضلوں کی بارش برستی رہے گی۔

راجہ نعیم احمد صاحب کے کچھ دیگر حالات تحریر کرتا ہوں۔

جب میٹرک پاس کر لیا تو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ (خلافت سے پہلے) نے جماعتی دفتروں میں لگوا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد چنیوٹ کے ایک سیٹھ صاحب جن کا کاروبار مشرقی پاکستان میں تھا، ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ جب بنگلہ دیش بنا تو واپس ربوہ آ گئے۔ اور ربوہ میں آ کر اپنا کاروبار بنام نعیم جنرل سٹور غلہ منڈی میں شروع کر دیا۔ گزر بسر ہوتی رہی، بچوں کو تعلیم دلواتے رہے اور جونہی کوئی بچہ یا بچی بلوغت کی عمر کو پہنچتا تو اسے نظام وصیت میں شامل کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میاں بیوی کے نو بچے نظام وصیت سے منسلک ہیں۔ بڑا بیٹا ڈاکٹر لئیق احمد New Burnswick مونکٹن Moncton میں قیام پذیر ہے اور دوسرا بیٹا خطیب احمد ٹورانٹو ایئرپورٹ پر سیکیوریٹی سپروائزر ہے۔ سب بچے اپنے اپنے گھروں میں خوش باش زندگی گزار رہے ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان دونوں یعنی مکرم ماسٹر راجہ ضیاالدین ارشد صاحب شہید اور ان کے بیٹے برادرم راجہ نعیم احمد صاحب کے حالات پڑھ کر دعا کریں کہ مولیٰ کریم محترم ماسٹر صاحب شہید کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مکرم برادرم نعیم احمد صاحب لمبے عرصے سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفتر بیت الاسلام مشن ہاؤس میں بطور رضاکار متفرق خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ مولیٰ کریم ان کو لمبی عمر عطا فرمائے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 28 مارچ 2012ء، صفحہ 9)

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالدؔ

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم انصر رضا صاحب

نہیں ہے نام کوئی تیرے نام سے اوپر
ہے بس اُلوہیت تیرے مقام سے اوپر

عطا کئے تیرے رب نے تجھے جوامع کلم
کلام تیرا ہے ہر اک کلام سے اوپر

چمک رہا ہے تو اُفقِ بقا پہ آج تلک
ڈھلا نہیں ہے ترا دن تو شام سے اوپر

تو دو کمانوں کا ہے وتر منتہائے بشر
گیا معراج میں بیتِ حرام سے، اوپر

ہے دین تیرا جو اکمل تو تُو بھی کامل ہے
ملی ہیں نعمتیں تجھ کو تمام سے اوپر

ہیں کالنجوم صحابہؓ ترے سراجِ منیر
ملے کسی کو نہ تیرے خدام سے اوپر

اگرچہ عالمِ سِفلی میں ہوں مگر آقا
نگاہ تجھ پہ جمی اہتمام سے اوپر

ہے تیرے نور سے روشن ترا غلام احمدؑ
دکھائے لا کے کوئی اس غلام سے اوپر

زبان کھلتی نہیں لفظ ساتھ چھوڑ گئے
تو اور کیا کہوں میں بس سلام سے اوپر

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام

خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش

مکرم مولانا سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا و انچارج نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام منعقد کی جانے والی یہ نمائش اپنے سلسلہ کی چوتھی کڑی تھی۔ اس سلسلہ کی پہلی نمائش بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ 20 مارچ تا 23 مارچ 2015ء، دوسری نمائش بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ 23 مارچ تا 27 مارچ 2016 اور تیسری نمائش بعنوان خلافتِ احمدیہ مورخہ 23 تا 26 مارچ 2017 منعقد کی گئی تھی۔ بعدہ ان تینوں نمائشوں پر مبنی دیدہ زیب کتابچے بھی تیار کئے گئے۔

افتتاح نمائش

امسال مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء خلافتِ راشدہ پر تیار کی جانے والی اس خصوصی نمائش کا افتتاح مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مورخہ 23 مارچ 2019 کو صبح دس بجے فیتہ کاٹنے کے بعد دعا سے کیا۔

اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی معیت میں تفصیل سے نمائش ملاحظہ کی۔

یہ نمائش احبابِ جماعت اور مہمانوں کے لئے مورخہ 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء جاری رہی۔ جس سے تقریباً پندرہ صد سے زائد احباب وخواتین نے استفادہ کیا۔

مجلس شوریٰ کے دوران بھی دور دراز سے آئے ہوئے دوستوں کو اس نمائش سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ الغرض یہ تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ رہی۔ دورانِ نمائش جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے ہر بینر پر ڈیوٹی سرانجام دی اور بڑی مہارت سے نمائش دیکھنے کے لئے آنے والوں کو پیش کردہ بینر کے مندرجات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جسے مہمانوں نے بہت سراہا۔ گذشتہ سال کی طرز پر یہ بینرز جامعہ احمدیہ میں احباب کے استفادہ کے لئے ایک عرصہ تک آویزاں رہیں گے جس سے احباب مختلف اہم جماعتی مواقع پر فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

نمائش کے مندرجات

ہر خلیفہ راشد کے دور کو بسہولت سمجھنے کے لئے دو حصوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ پہلے حصہ میں ان کے دورِ خلافت کو بطور ٹائم لائن پیش کرنے کے ساتھ سیرت کے نمایاں پہلوؤں کا ذکر کیا گیا جب کہ دوسرے حصہ میں ان کے دورِ خلافت میں ہونے والی ترقیات اور ان کے اثرات کا ذکر کیا گیا۔

بعد ازاں خلافتِ راشدہ کے بعد قائم ہونے والی ملوکیت و بادشاہت اور اختلافات کا ذکر کیا گیا جس کے بعد پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا گیا۔ جس کے بعد خلافت احمدیہ کا سلسلہ جاری ہوا۔ نمائش کا اختتام تجدید عہدِ وفائے خلافت کے الفاظ جلی حروف میں لکھ کر کیا گیا۔

ان بڑے بینرز کے علاوہ بعض چھوٹے بینرز اور پوسٹرز بھی تیار کئے گئے تھے۔ ان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کہے گئے عربی قصائد، اسلامی تعلیمات کے اہم اور بنیادی ماٰخذ کا تعارف، امت مسلمہ کے مشہور مجددین کا تعارف اور خلفائے راشدین کے اقوالِ زریں کو شامل کیا گیا۔

امسال ہونے والی نمائش کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ طلبہ جامعہ احمدیہ نے بالترتیب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اسلام میں اختلافات کا آغاز اور قرآن کریم پر نمائش کے دوران مختلف اوقات میں پریزنٹیشنز (Presentations) دیں۔ ہر پریزنٹیشن کا دورانیہ 20 منٹ تھا۔

اس نمائش کی مناسبت سے جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم عزیزم مستجاب قاسم (درجہ رابعہ) نے اپنی خطاطی کے جوہر دکھاتے ہوئے خلافتِ راشدہ کے نام کا ایک خصوصی لوگو (Logo) تیار کیا۔ اس کے علاوہ موصوف نے متعلقہ آیاتِ قرآنیہ، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر مبنی خطاطی کے فن پارے تخلیق کئے۔

نمائش میں بچوں کی دلچسپی قائم رکھنے کے لئے مختلف سوال نامے تیار کئے گئے تھے جو نمائش دیکھنے کے لئے آنے والے بچوں کو شروع میں ہی دے دیئے جاتے اور دورانِ ملاحظہ نمائش بچے ان سوالات کے جوابات تلاش کرتے رہتے اور جوابات درست ہونے پر بچوں کو چاکلیٹ بطور انعام دیا جاتا۔ علاوہ ازیں اس نمائش میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق Virtual Reality System کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کی مدد سے مہمانوں کو مقاماتِ مقدسہ کی 3D تصاویر دکھائی جاتی رہیں۔

تیاری نمائش

نمائش کی بہتر رنگ میں تیاری کے لئے، اساتذہ جامعہ احمدیہ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ جس کے درج ذیل ممبران تھے۔

1۔ مکرم عبدالرزاق فراز صاحب
2۔ مکرم آصف احمد خان صاحب
3۔ مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
4۔ مکرم حافظ ھبۃ الرحمٰن صاحب
5۔ مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب
6۔ مکرم عبدالنور عابد صاحب
7۔ مکرم فرحان نصیر صاحب
8۔ خاکسار سہیل احمد ثاقب

اس کمیٹی کے زیر نگرانی جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روزمرہ کی تدریس

اور معمولات کے ساتھ ساتھ اس نمائش کی منصوبہ بندی اور تیاری کا کام مہینوں جاری رہا۔ کمیٹی کی زیرِ نگرانی طلبہ جامعہ احمدیہ نے بڑی محنت اور ذاتی دلچسپی سے نمائش کے ہر مرحلہ پر کام کیا۔ خاص طور پر عزیزم عمر فاروق، عزیزم فرخ طاہر، عزیزم سید عادل احمد، عزیزم مشہود احمد اور عزیزم ذیشان احمد نے بڑی عرق ریزی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزا دے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ اور طلبہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی کوششوں کو قبول فرمائے، صلاحیتوں کو جِلا بخشے، خلافت کا سچا وفادار بنائے رکھے اور ہماری طرف سے پیارے حضور کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رہیں۔ آمین

مہمانوں کے تاثرات

نمائش کے بارہ میں چند مہمانوں کے تاثرات Visitors Book سے لے کر پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ مکرم لیاقت علی صاحب

مختصر وقت میں خلافت راشدہ کو بیان کرنا ایک فن کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس سے قبل سیرت النبی ﷺ، سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت پر مؤثر انداز میں نمائشیں منعقد ہو چکی ہیں۔ یہ جامعہ والوں نے بڑی جانفشانی کا ثبوت دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں اضافہ کرے اور برکت ڈالے۔

☆ اسد سعید صاحب

ماشاء اللہ بہت عمدہ نمائش ہے۔ دستیاب جگہ کو بڑے اچھے طریق پر استعمال کرتے ہوئے خوبصورتی کے ساتھ انعقاد کیا گیا اور ریسرچ ورک لاجواب ہے۔

☆ مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، صدر اشاعت و تصنیف کمیٹی و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نمائش جامعہ احمدیہ کینیڈا کی روایات کا ایک اہم جزو بن چکی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ امسال سال کی نمائش چوتھی نمائش ہے جو جامعہ کو احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ سلسلہ نمائش ایک بابرکت اور نہایت مفید اور علم افروز سلسلہ ہے جس سے طلباء جہاں تحقیق اور عملی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے اور انہیں صیقل کرتے ہیں، وہاں احباب جماعت بھی بکثرت مستفیض ہوتے ہیں۔ یہ نمائش خلافت راشدہ کے بارہ میں جامع معلومات کا ایک اہم صحیح اور منضبط شاہکار ہے جو یکجائی طور پر تفصیلی معلومات مہیا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ طلباء جامعہ، اساتذہ اور مکرم پرنسپل صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کا اہتمام کیا، مکرم برادرم سہیل احمد ثاقب صاحب خصوصی شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں جنہوں نے اس ابتداء سے تکمیل کے تمام مراحل کو بخوبی سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

☆ مرزا حنیف احمد صاحب

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت اچھی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے، دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ ماشاءاللہ

☆ رضوان مسعود میاں صاحب، سیکرٹری تحریک جدید جماعت کینیڈا و افسر جلسہ سالانہ

جامعہ احمدیہ کینیڈا خدا کے فضل سے ہمیشہ ہی قدم آگے بڑھاتا جا رہا ہے۔ اس مختصر سی نمائش میں خدا کے فضل سے حقیقی علم اور بہت سی باتوں کو بڑی آسانی سے پیش کیا گیا ہے۔

☆ ہدایت اللہ ہادی صاحب، ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

میں نے اتنی خوبصورت علمی، تحقیقی اور ایمان افروز نمائش خلفائے راشدین پر پہلی بار دیکھی ہے۔ تمام انتظامیہ اور طلبہ اپنی غیر معمولی کاوش اور گہری تحقیق پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نمائش تمام دیکھنے والوں کے لئے ازیاد ایمان کا باعث بنائے۔ آمین

☆ امجد عمران گوندل، جرمنی

میرا نام امجد عمران گوندل ہے اور میں جرمنی سے آیا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جامعہ کینیڈا دیکھنے کی توفیق دی اور مجھے یہ نمائش بہت پسند آئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بہت ترقی دے۔

☆ امۃ المتین

بہترین نمائش ہے، بہت معلوماتی۔ ماشاءاللہ۔ طلباء جامعہ کی زبردست کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ دین کی اس فوج کی ہر قدم پر روح القدس کے ذریعہ مدد فرماتا چلا جائے۔

☆ ریحانہ باسمہ

ماشاء اللہ بہت معلوماتی نمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی کاوشوں میں برکت ڈالے اور علم و عمل میں بڑھائے۔

☆ امۃ القیوم

میں نے اتنی خوبصورت اور علمی نمائش پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علموں نے بہت محنت اور کاوش سے کام کیا ہے۔ خداوند کریم ان تمام طالب علموں کو کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب کرے، صحت و تندرستی والی لمبی زندگیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆ ایک خاتون، لائیڈ منسٹر

میں درخواست کرنا چاہوں گی کہ اس نمائش کے مفید پوسٹرز اگر ان لائن میسر ہو سکیں تو ہم جو مرکز سے دور ہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

Sheikh Abdul Wadood
National Secretary Isha'at Canada
The whole exhibition has Canada been prepared with a lot of research.

Sheikh Abdul Hadi
National Secretary Ta'limul Quran & Wafq A'rdi
Mashallah, the exhibition has been prepared and presented in the best possible manner. It gives the whole history in such a manner that one can grasp it at a glance.

Kashif Malik, Abu Dhabi Jama'at
Very informative and beautiful display, lovely calligraphy.

Nadia Kauser Ahmad
Really well done, presented and excited , Jazak Allah. Questions were all answered very thorough . Learned a lot for new previously unknown inforamtion.

Shamaila, Shabih and Ambreen
Very informative, Islamic history and presentative.

تعلیم الاسلام کالج
اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن، کینیڈا

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ازراہِ شفقت مکرم بریگیڈیئر (ر) عبد الغفور احسان صاحب کو تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کینیڈا کا کنویز مقرر فرمایا ہے۔

کینیڈا کے تمام طلبائے تعلیم الاسلام کالج سے درخواست ہے کہ براہِ کرم ان سے رابطہ کریں اور بھرپور تعاون فرمائیں۔

مکرم کنویز صاحب کا پتہ درج ذیل ہے۔

Brig. (R) Abdul Ghafoor Ehsan Sahib

2421 Finch Avenue West # 42

Toronto, Ontario

M9M 3B5

Tel: 647-766-1502

Mobile: 647-677-3212

Email Address:

agehsan@yahoo.com

Labeeda Malahut
Mashallah excellent exhibition very informative and our family learned a lot.

Ai'zaz Khan,
Missionary MTA Canada

Jamia has once again prepared an astonishing exhibition.

Adeel Ahmad
AMSA President, York University

Amazing display for information, I suggest that such exhibitions should also be displayed in some external halls and universities as well. Such exhibitions could attract masses and could make people really interested in Islam and Ahmadiyyat

Dr. Malik Naseemullah Khan
Peace Village

No doubt the exhibition is an extraordinary and excellent, very informative, knowledgeable and amazingvery impressed by calligraphy.

Salim Akhter Ch.
Ex Principal Jamia Ahmadiyya Canada

Mashallah well done, well prepared and well organised. Indeed a great tool for learning the history of Khilafat-e-Rashida.

Major Hafeez Khalifa
I am deeply impressed with the efforts of all students and staff of Jamia Ahmadiyya.

Siddique Ahmad
Mashallah as always Jamia is keeping up with high standards which is being presented in this well researched exhibition.

Usama Bin Munawar, Brampton East
Really impressed by the display, and the knowledge, and the ability to answer questions by presenters; hats off

Hafiz Rana Manzoor Ahmad
Librarian Bait-ul-Islam Library
Mashallah a marvellous exhibition authentic information.

Munir ul Haq Shahid, IT Dept. Canada
Wonderful exhibition, informative and beautiful

Naseer Ahmad Mirza
Local Amir Brampton
Mashallah, very original and spiritually uplifting exhibition

Farhat Nasir, Local Amir GTA Toronto
Mashallah, very impressive, especially the calligraphy

Asim Bhalli
Qaid Amoomi, Ansarullah
Very good research and hard work

Bajwa Family
This exhibition well executedsummarized into easy to follow posters/visual.

Adnan Saqib and family
Well organized, very informative. My kids loved it.

Sayyed Qasid Saleh
Very informative, and comprehensive, highlighting the significant events happening during the Khilafat-e-Rashida, explained by quite knowledgeable Jamia students

M. Ahmad
Mashallah for the immense work put into the exhibition, it had a lot of refreshing and core information to encapsulate the history and essence of Khilafat-e-Rashida

KHILAFAT-E-RASHIDAH
HAZRAT
UTHMAN BIN AFFAN
– The Third Rightly Guided Caliph –
(May Allah be pleased with him)
TIMELINE
of Important Events During His Khilafat

KHILAFAT-E-RASHIDAH
HAZRAT
UMAR BIN KHATTAB
– The Second Rightly Guided Caliph –
(May Allah be pleased with him)
ACHIEVEMENTS
& Impact of His Khilafat

KHILAFAT-E-RASHIDAH
HAZRAT
ABU BAKR
– The First Rightly Guided Caliph –
(May Allah be pleased with him)
TIMELINE
of Important Events During His Khilafat

Genealogy of
Caliphs & Kings

KHILAFAT-E-RASHIDAH
OUTSET of
DISSENSION
IN ISLAM

KHILAFAT-E-RASHIDAH
HAZRAT
ALI BIN ABI TALIB
– The Fourth Rightly Guided Caliph –
(May Allah be pleased with him)
TIMELINE
of Important Events During His Khilafat

EXIT

EXIT

ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ
"Then Khilafat shall be established upon the precepts of prophethood"
(Hadith)
"I am spiritually the Khatam-ul Khulafa [the Seal of the Caliphs] in Islam"
"I came from God as a Manifestation of Divine Providence and I am a personification of His Power. And after I am gone there will be some other persons who will be the manifestation of the second Power [of God]."
PLEASE DO NOT TOUCH

Expansion of Islam
PLEASE DO NOT TOUCH

ISLAM
PLEASE DO NOT TOUCH

Biography
EXIT

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں مجلس شوریٰ 2019ء کی مختصر روئداد

نمائندہ خصوصی : مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں نیشنل مجلس شوریٰ 26 تا 28 اپریل 2019ء مسجد بیت الاسلام میپل میں منعقد ہوئی۔

کینیڈا کی آٹھ ریجنل جماعتوں کے ریجنل و لوکل اُمراء، صدران، منتخب نمائندگان، نیشنل مجلس عاملہ، مربیان سلسلہ اور خصوصی نمائندگان سمیت 383 احباب و خواتین نے شرکت کی۔ جس میں نیشنل مجلس عاملہ کے 32 عہدیداران، 37 مربیانِ سلسلہ، کینیڈا بھر سے آئے ہوئے 41 صدرانِ حلقہ، 8 لوکل اُمراء، 8 خصوصی نمائندگان، 222 منتخب نمائندگان شامل تھے۔ اور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی نیشنل مجلس عاملہ کی 31 ممبرات مسجد کے زیریں حصہ سے نیشنل مجلس شوریٰ میں شامل ہوئیں۔ اُن کے لئے مائیک کے ذریعہ رابطہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

زائرین کے لئے کاروائی سُننے اور دیکھنے کا انتظام گیلری میں کیا گیا تھا۔

اجلاس کی تمام کاروائی انگریزی میں ہوئی۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار مجلس شوریٰ تین دن تک جاری رہی اور اِس کا آغاز جمعہ 26 اپریل شام چار بجے ہوا۔

امسال کینیڈا کی مختلف جماعتوں کی طرف سے 13 تجاویز وصول ہوئیں۔ جن میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درج ذیل 4 تجاویز کی منظوری عطا فرمائی۔

- ☆ سالانہ بجٹ برائے سال 2019-2020ء
- ☆ جماعتوں میں احمدیہ پرائمری سکولوں کا قیام
- ☆ رابطہ کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال
- ☆ عہدیداران اور احباب جماعت میں مضبوط رابطے پر غوروفکر

امسال حضور انور کی منظوری سے بجٹ کے علاوہ تین تجاویز بحث کے لئے ایجنڈا میں شامل کی گئی تھیں۔ پہلی تجویز کینیڈا کی جماعتوں میں پرائمری سکولوں کے قیام سے متعلق تھی جسے نیشنل مجلس عاملہ نے پیش کیا تھا جب کہ دوسری تجویز شعبہ تربیت وینکوور نے پیش کی تھی جو جماعتی رابطہ کے لئے سوشل میڈیا کے استعمال سے متعلق تھی، تیسری تجویز شعبہ تربیت ایڈمنٹن کی جانب سے تھی کہ عہدیداران اور احباب جماعت میں مضبوط رابطے قائم کرنے پر مشتمل تھی۔

پہلا دِن 26 اپریل۔ افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز جمعہ 26 اپریل شام چار بجے سورۃ الشوریٰ کی آیات 37 تا 44 کی تلاوت سے ہوا جو مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا نے پیش کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم مولانا شاہ رُخ عابد صاحب مشنری بریمپٹن اور اردو ترجمہ محترم منصور احمد ناصر صاحب نے پیش کیا۔

افتتاحی خطاب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے اپنے افتتاحی خطاب میں سُنت نبوی ﷺ کے مطابق باہمی مشاورت، مجلس شوریٰ کی اہمیت اور نمائندگان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں مجلس شوریٰ کا آغاز کیا۔

گزشتہ مجلس شوریٰ کے فیصلوں پر عملدرآمد کی رپورٹس

مکرم مولانا ظفر اقبال جاوید صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے شوریٰ کے اہم قواعد وضوابط پڑھ کر سُنائے اور بیالیسویں مجلس شوریٰ منعقدہ 21 تا 22 اپریل 2018ء کی رپورٹ پیش کی۔

جس کے بعد شعبہ جات کے سیکرٹریان نے متعلقہ عملدرآمد کی رپورٹس پڑھ کر سُنائیں۔

پہلی رپورٹ میں نیشنل سیکرٹری مال مکرم خالد محمود نعیم صاحب نے اپنے شعبہ سے متعلق دی گئی سفارشات کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ عملدرآمد کی تفصیلات بیان کیں اور شعبہ میں ہونے والی تکنیکی اصلاح اور مالی ضروریات کا ذکر کیا، چندہ کی وصولی کے لئے شعبہ مال کی کوششوں کا بھی ذکر کیا۔

کارکردگی کے بارہ میں باقی تین رپورٹس شعبہ جات وقفِ نو، اشاعت اور تربیت کے سیکرٹری صاحبان نے پیش کیں۔

جس کے بعد سیکرٹری صاحب شوریٰ نے تینتالیسویں مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا۔ اِس سے پہلے 13 تجاویز میں سے اُن 9 تجاویز کا تذکرہ کیا جو ایجنڈے میں شامل نہیں کی گئیں۔ کیونکہ یہ تجاویز انتظامی امور کے بارہ میں تھیں جن پر شوریٰ میں بحث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس سال ایجنڈے میں حضور انور کی منظوری سے 4 تجاویز کو بحث کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل

اِس کے بعد محترم امیر صاحب نے تجاویز پر غور وفکر کے لئے مشاورت سے تیس تیس نمائندگان پر مشتمل چار ذیلی کمیٹیاں تشکیل دیں۔ اِس کاروائی کے دوران مکرم بریگیڈیئر (ر) علیم الدین صاحب صدر آٹوا ایسٹ نے امیر صاحب کی معاونت کی۔ پہلی ذیلی کمیٹی مال کے متعلق تھی جس کے چیئر پرسن مکرم خالد محمود نعیم صاحب اور سیکرٹری مکرم عبدالباری چوہدری صاحب مقرر کئے گئے۔

دوسری ذیلی کمیٹی شعبہ تعلیم کے متعلق تھی جس میں جماعتوں میں پرائمری سکولوں کے قیام پر بحث کرنا تھی۔ جس کے چیئر پرسن ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب اور سیکرٹری شیخ عبدالہادی صاحب مقرر ہوئے۔

تیسری ذیلی کمیٹی کا تعلق شعبہ تربیت سے تھا، اُس کے چیئر پرسن مکرم ڈاکٹر محمد صادق بڈھن صاحب اور سیکرٹری محترم سلیم اختر فرحان کھوکھر صاحب تھے۔

چوتھی تجویز بھی شعبہ تربیت کے متعلق تھی اور اِس کے لئے ذیلی کمیٹی کے چیئر پرسن مکرم میر مجید احمد صاحب اور سیکرٹری مکرم شاہد منصور صاحب مقرر ہوئے۔

ساڑھے پانچ بجے شام تمام ذیلی کمیٹیاں اپنے نمائندگان

سمیت مختلف تجاویز پر غور وفکر کے لئے مقررہ مقامات پر جمع ہوئیں۔

دوسرا دن 27۔اپریل۔دوسرا اجلاس

عہدیداران کا انتخاب

ہفتہ 27 اپریل صبح 9 بج کر 35 منٹ پر مجلس شوریٰ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم طیب پیام نبی صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات 59 تا60 کی تلاوت کی،ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم معارج رانا صاحب نے پیش کیا اور اُردو ترجمہ مکرم لقمان ربانی صاحب نے پیش کیا۔

اس اجلاس کی صدارت مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے کی۔اُن کی معاونت مکرم مولانا محترم عثمان شاہد صاحب اور مکرم عثمان احمد صاحب نے کی۔

انتخاب سے قبل مکرم مولانا عثمان شاہد صاحب نے انتخاب کے قواعد وضوابط پڑھ کر سُنائے۔9 بج کر 55 منٹ پر اجتماعی دُعا کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا کی مجلس عاملہ برائے سال 2019ء تا2022ء کے انتخابات عمل میں آئے۔

مجلس شوریٰ کے ممبران نے امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سمیت 30 عہدیداران کے انتخاب میں حصہ لیا۔یہ کاروائی 12 بج کر 25 منٹ تک جاری رہی۔

اعلانات کے بعد مجلس شوریٰ یہ اجلاس ظہرانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا دن 27۔اپریل۔تیسرا اجلاس

ذیلی کمیٹیوں کی سفارشات

2 بج کر 36 منٹ پر مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا،اس اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔اور مکرم سیّد طارق احمد شاہ صاحب نے امیر صاحب کی معاونت کی۔اجتماعی دُعا کے بعد ذیلی کمیٹی نمبر1 برائے مجوزہ بجٹ کے سیکرٹری محترم خالد محمود نعیم صاحب نے 45 ملین کینیڈین ڈالر کا آمدنی اور اخراجات کا بجٹ برائے سال 2020-2019ء مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کیا اور اہم نکات پر روشنی ڈالی۔

نمائندگان میں مالی بجٹ کی نقول پہلے ہی تقسیم کر دی گئیں تھیں تا کہ اگلے روز کی بحث سے پہلے نمائندگان شوریٰ کو غور وفکر کا موقع مل جائے۔عام بحث کے دوران 25 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا، بجٹ کی تمام شقوں پر سوالات اُٹھائے گئے،اس بحث میں لجنہ کی جانب سے کوئی نمائندگی نہیں ہوئی۔تاہم چند معمولی تبدیلیوں کے ساتھ بیشتر نمائندگان کی اتفاق رائے سے بجٹ برائے سال 2020-2019ء منظوری کے لئے حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

اِس کاروائی کے دوران MTA کینیڈا کی طرف سے رضا کاروں کی ضرورت پر زور دیا گیا اور بتایا گیا کہ MTA North America کے نئے چینل کے اجراء کے بعد رضا کاروں کی ضرورت مزید بڑھ جائے گی۔

دوسری اہم تحریک جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے مناسب اور موزوں جگہ کی تلاش اور کوششوں کا ذکر تھا۔اِس دوران مجلس شوریٰ کو آٹواہ کی جانب ٹورانٹو سے ساڑھے تین گھنٹے کی مسافت پر Brockville میں ایک وسیع وعریض عمارت کی تفصیلات ویڈیو کی مدد سے دکھائی اور بیان کی گئیں۔

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب اور محترم امیر صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اِس مد میں مالی تحریک بھی کی اور نمائندگان سے وعدہ جات کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔

محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے شعبہ اشاعت وتصنیف کا مختصر تعارف کروایا اور مختلف علمی اور تحقیقی کاموں کی کارکردگی پر رپورٹ پیش کی۔

شام سات بجے دوسرے دن کی کاروائی ختم ہوئی۔

تیسرا دن 28۔اپریل۔چوتھا اجلاس

تیسرے دن کے اجلاس کی کاروائی ساڑھے نو بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 160 تا162 کی تلاوت کی۔اور ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم اکبر علی صاحب اور اردو ترجمہ مکرم مولانا نوید اقبال صاحب نے پیش کیا۔

اجتماعی دُعا کے بعد ذیلی کمیٹی نمبر2 کی تجویز برائے پرائمری سکولوں کا قیام پر بحث کا آغاز ہوا۔اجلاس میں مکرم طارق شبلی صاحب نے مکرم امیر صاحب کی معاونت کی۔کمیٹی کے چیئرپرسن ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نے تجویز کے حق میں نمائندگان کی سفارشات پڑھ کر سُنائیں۔تقریباً ایک گھنٹہ کی بحث میں 21 نمائندگان نے حصہ لیا،لجنہ کی جانب سے کوئی نمائندگی نہیں تھی۔محترم امیر صاحب نے سکول کے بارہ میں چند والدین اور پرنسپل صاحبہ کے تاثرات پڑھ کر سُنائے۔تمام نمائندگان نے تجویز کے متن پر معمولی تبدیلیوں کے ساتھ اتفاقِ رائے کا اظہار کیا اور حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی سفارش کی۔

وقفہ برائے چائے

چائے کے وقفہ کے بعد 11 بج کر 10 منٹ پر دوبارہ کاروائی شروع ہوئی اور ذیلی کمیٹی نمبر3 کے چیئرپرسن ڈاکٹر محمد صادق بڈھن صاحب نے وینکور جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی تجویز نمبر3 کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔اِس بحث میں 24 نمائندگان نے حصہ لیا،بحث کے دوران محترم سید محمد احسن گردیزی صاحب نے محترم امیر صاحب کی معاونت کی۔کمیٹی کے تمام ممبران نے سوشل میڈیا کے باضابطہ اور ذمہ دارانہ استعمال کے حق میں لائحہ عمل کی سفارش کی،24 نمائندگان نے بحث میں حصہ لیا۔لجنہ کی طرف سے بحث میں کوئی نمائندگی نہیں تھی۔نمائندگان نے بھاری اکثریت سے تجویز میں معمولی تبدیلیوں کے ساتھ اتفاقِ رائے کا اظہار کیا اور حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی سفارش کی گئی۔صرف 2 نمائندگان نے سفارشات سے اتفاق نہیں کیا۔

تبلیغی رپورٹس

12 بج کر 25 منٹ پر شعبہ تبلیغ کی جانب سے نمائندگان کے لئے ایک ویڈیو رپورٹ پیش کی گئی جس میں حضور انور کے ارشاد کے مطابق مقامی باشندوں سے رابطہ کے بارہ میں کی جانے والی کوششوں اور نتائج سے آگاہ کیا گیا۔صوبہ برٹش کولمبیا نے اپنی تبلیغی کوششوں کی علیحدہ رپورٹ پیش کی۔ریڈیو احمدیہ کی خدمات کی تاریخ بھی ویڈیو کلپ کی مدد سے دکھائی گئی۔

مکرم میر مجید احمد صاحب نے میڈیا کوریج کے بارہ میں اپنی جماعت کی رپورٹ پیش کی۔

جس کے بعد ظہرانے اور نماز ظہر وعصر کا وقفہ ہوا۔

آخری اجلاس

اڑھائی بجے کھانے اور نماز ظہر وعصر کے بعد تینتالیسویں مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس کی کاروائی اجتماعی دُعا سے ہوئی۔اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے کی اور مکرم فرحت ناصر صاحب نے ان کی معاونت کی۔ایڈمنٹن ایسٹ کی جانب سے پیش کی جانے والی

تجویز پر بحث کے لئے ذیلی کمیٹی نمبر 4 کے چیئر پرسن محترم میر مجید احمد صاحب نے کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ممبران اور عہدیداران کے مابین رابطہ بڑھانے کی کوشش کی اِس طویل بحث میں 43 نمائندگان نے حصہ لیا اور لجنہ کی جانب سے بھی 2 نمائندگان نے بھی اظہار رائے کیا۔4 بج کر 10 منٹ پر چند ترامیم کے ساتھ سفارشات پر عمومی اتفاق رائے ہوا اور حضورانور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرنے کی سفارش کی گئی۔صرف 2 نمائندگان نے سفارشات سے اتفاق نہیں کیا۔

محترم امیر صاحب نے میڈیا ٹیم کینیڈا کے انچارج مکرم صفوان چوہدری صاحب کو میڈیا ٹیم کی کارکردگی کا جائزہ نمائندگان کے سامنے پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

مکرم صفوان چوہدری صاحب نے بتایا کہ نیوزی لینڈ مسجد پر حملہ کے فوراً بعد ہماری ویب سائٹ visit a mosque.ca پر لوگوں کا ہجوم دیکھا گیا۔اظہار ہمدردی کے لئے پیغامات موصول ہوئے، متعدد لوگوں نے ہماری مساجد میں پہنچ کر ہر قسم کی مدد کا یقین دلایا۔بعض ٹی وی چینل مساجد کی عمومی صورت حال پر پروگرام پیش کرتے رہے۔

اکثر لوگوں نے ٹی وی، ریڈیو، ویب سائٹس، سوشل میڈیا کے ذریعہ رابطہ کیا۔بعض لوگوں نے ہماری مساجد میں پہنچ کر ہمدردی کے جذبات کا اظہار کیا۔

نیز مکرم صفوان چوہدری صاحب نے آئندہ آنے والے رمضان المبارک کے ایام میں اپنے پروگراموں کا مختصر خاکہ پیش کیا۔

اختتامی خطاب

شام 4 بج کر 35 منٹ پر تینتالیسویں مجلس شوریٰ کے اختتامی اجلاس سے مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں سورۃ کوثر کی تلاوت کی اور شکر کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں قربانی کا وعدہ کرتے ہوئے شکر گزار ہونے کی ہدایت کی ہے۔آپ نے دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم، تشدد اور پابندیوں کا حوالہ دیتے ہوئے بے شمار جماعتی ترقیات اور انعامات کا ذکر کیا جو ہر روز بارش کے قطروں کی طرح ہم پر نازل ہوتے رہے ہیں۔اس ایمان افروز خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ تینتالیسویں مجلس شوریٰ کینیڈا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

گروپ فوٹو

اجلاس کے اختتام سے پہلے نمائندگان کے گروپ فوٹو کا اہتمام کیا گیا۔

نمائندگان کے اعزاز میں عشائیہ

27 اپریل نماز مغرب و عشاء سے قبل نمائندگان کے لئے شعبہ ضیافت نے ایوان طاہر میں ایک خصوصی عشائیہ کا انتظام کیا گیا جس میں نمائندگان کے علاوہ بزرگان جماعت، معززین، عہدیداران اور کارکنان بھی مدعو کئے گئے تھے۔مجلس شوریٰ کی تمام کاروائی کے دوران 150 سے زائد کارکنان نے بڑی مستعدی سے نمائندگان کی رہائش، ضیافت، سیکورٹی، آڈیو ویڈیو اور بعض دیگر انتظامی امور کو سنبھالا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں مجلسِ شوریٰ کا ایک گروپ فوٹو

بقیہ از قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ کی سچائی کا ثبوت!

اصل میں یہ روایت ''حضرت امام جلال الدین صاحب سیوطیؒ'' نے ''ابن ابی شیبہ'' سے نقل فرمائی ہے جیسا کہ اُن کی اپنی کتاب میں نیچے حوالہ بھی موجود ہے اور یہ روایت ''ابن ابی شیبہ کتاب الآداب باب من کرہ ان یقول لا نبی بعد النبی ﷺ ''میں درج ہے اور یہ کتاب قاہرہ، مصر سے الفاروق الحدیثیہ للطباع النشر کے تحت طبع ہوئی جس کی تحقیق ''ابی محمد اسامہ بن عثمان بن محمد'' نے کی اور انہوں نے اس روایت کا جواب وہاں حاشیے میں ہی دے دیا اس روایت کو لکھنے کے بعد نیچے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ:

''اِسناده ضعيف: فِيهِ مجالِد بن سعِيد وهو ضعِيف''

اس (روایت) کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس (روایت) میں مجالد بن سعید ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

حافظ صاحب نے اس روایت پر جو اعتراض کیا تھا ہم اس کا تفصیلی جواب دے چکے ہیں اور جو روایت انہوں نے اپنی کتاب میں لکھی ''ابن ابی شیبہ'' کتاب کی اس کا بھی ہم نے جواب دے دیا ہے کہ اس کی سند میں مجالد بن سعید ضعیف ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اور جو روایت میں نے پیش کی ہے اس سند میں یہ راوی ہیں۔

(1) حضرت ابن ابی شیبہ

(2) حضرت حسین بن محمد

(3) حضرت جریر بن حازم

(4) حضرت محمد بن سیرین

(5) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ان میں سے کوئی بھی راوی جھوٹا نہیں ہے بلکہ صادق وثقہ اور عالم وپرہیزگار ہیں جیسا کہ اس تحقیق میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ غرور اور تکبر سے بچائے۔ آمین۔

وآخر دعونا ن الحمد لله رب العالمين۔

بقیہ از فرض نماز کی ادائیگی کے بعد تسبیحات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس مجلس میں بیٹھے تھے اور اکثر انہی سے روایات ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس پر پوچھا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساجد جنت کے باغ ہیں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ تسبیح تحمید۔ سُبحَانَ اللّٰہ کہنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، یہ سب کہنا اور پڑھنا جنت کے کھانے ہیں اور پینے ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب منه ،حدیث 3509)

پس نمازوں کے ساتھ مساجد میں بیٹھ کر تسبیح اور تحمید کرنا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اس دنیا میں جنت کے پھل کھانا ہے اور جو اس طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دینے والا ہو وہ صرف اُخروی جنت کو نہیں دیکھ رہا ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔''

(خطباتِ مسرور۔ جلد 14، صفحہ 579۔580)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی نمازوں کے بعد ذکرِ الٰہی بجالاتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس بابرکت طریق کی تقلید کرتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں

دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکرِ الٰہی کی اس بابرکت سنت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مساجد فنڈ کے لئے عطیات

ننھے طفل حارث نور جوئیہ

مالی تحریک کا ایک قابلِ تقلید انداز

مکرم عبدالحلیم طیّب صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تحریر فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے روز 29 مارچ 2019ء کو وان امارت میں مکرم مبارک احمد جوئیہ صاحب کے ہاں مساجد فنڈ کے عطیات کے سلسلہ میں ملنے گئے۔ تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے اُنہوں نے سُنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے جوئیہ خاندان کے تمام افراد کو کھانے کی دعوت پر بُلایا ہوا تھا۔ اور اس موقع پر اُنہیں مساجد فنڈ کے لئے عطیات پیش کرنے کی تحریک کی تھی۔ افرادِ خاندان نے اُن کی اس کوشش کو سراہا اور اس بابرکت تحریک پر لبّیک کہتے ہوئے 28,000 ڈالر نقد پیش کئے اور جو افراد کسی وجہ سے اس دعوت پر نہیں آسکے تھے ان میں سے بعض نے پیغام کے ذریعہ مسجد فنڈ میں عطیات کے لئے رقوم وعدوں کی شکل میں پیش کیں۔ الحمدللہ

اس موقع پر محترمہ بشریٰ مبشر صاحبہ نے اپنے نومولود عزیزم حارث نور جوئیہ سلمہ کی طرف سے مسجد فنڈ کے لئے پانچ ہزار ڈالر ($5,000) پیش کئے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، دعا گو بزرگ مکرم ملک مظفر خاں جوئیہ صاحب اور ان کے بچے مساجد فنڈ میں کئی لاکھ ڈالر ادا کر چکے ہیں اور اب انہوں نے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے لئے بھی گراں قدر وعدہ جات کئے ہوئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جوئیہ خاندان کے اخلاص، اموال اور نفوس میں برکت ڈالے، اپنے فضل سے ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور نومولود عزیزم حارث نور جوئیہ سلمہ کو صحت وسلامتی والی نیک، صالح اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

احمدیہ ابوڈ آف پیس اور نظام سائقین

حلقہ احمدیہ ابوڈ آف پیس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائقین کا نظام احسن طریق سے چل رہا ہے۔ مکرم مرزا نوید احمد صاحب صدر حلقہ کی سربراہی اور مکرم عبدالرحمٰن بیگ صاحب ہیڈ سائق کی نگرانی میں احمدیہ ابوڈ آف پیس کے چودہ فلور کے چودہ سائقین کا ہر مہینہ باقاعدگی سے اجلاس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سائقین اس اجلاس میں سوفی صد حاضر ہوتے ہیں۔ ان اجلاسوں میں محترم صدر صاحب، نائب صدر صاحب اور بعض دوسرے عہدیدار بھی شامل ہوتے ہیں۔ تمام سائقین ان کے تجربے اور تجاویز سے مستفید ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریل 2019ء تک محترم عبدالرحمٰن بیگ صاحب کی سرپرستی میں سائقین کے تین اجلاس ہو چکے ہیں جن میں تمام سائقین کی ماہانہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا، نئی تجاویز کی روشنی میں لائحہ عمل ترتیب دیا گیا۔ اوران کی پیش رفت، کارکردگی، درپیش مشکلات کا جائزہ لیا گیا۔ اور باہمی مشورہ سے متبادل حل تجاویز کئے گئے۔ اپریل کے اجلاس کے اختتام پر تمام سائقین کے لئے ایک گروپ فوٹو کا انتظام کیا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص فضل سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنائے، حضور انور کے ارشادات اور احکامات پر کماحقہ عمل کرنے اور جماعت احمدیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ رضا کارانہ خدمات انجام دینے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللھم آمین

علم دوست حضرات سے ضروری گزارش

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ اس میں علمی، دینی، تربیتی اور ادبی، تحقیقی، تاریخی، معلوماتی، سائنسی، طبی موضوعات وغیرہ پر مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے مضامین میں قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ، احادیثِ نبویہ اور کتب، اخبارات، رسائل وجرائد سے اقتباسات نقل کرتے وقت ان کے متن ضرور چیک کرلیا کریں۔ اور مطبوعہ حوالہ جات مکمل طور پر درج کیا کریں۔ اس سے آپ کے مضامین کی افادیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ایک ضروری بات پیش نظر رہے کہ خاص مواقع کی مناسبت سے لکھے جانے والے مضامین کم از کم دو تین ماہ پہلے بھجوائیں تا کہ انہیں شائع کرنے میں سہولت ہو۔ مثلاً یوم مصلح موعودؓ، یوم مسیح موعودؑ، یوم خلافت، رمضان المبارک، عیدین، حج، شوریٰ، جلسہ سالانہ، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ۔

براہ کرم اشاعت کی غرض سے آپ جو کچھ بھی بھجوائیں اس کی ایک نقل اپنے پاس ضرور محفوظ کرلیا کریں۔

نیز مضمون نگار اپنی رنگین تصویر Jpegformat بھجوانا نہ بھولیں۔

اپنی نگارشات کے آخر پر اپنا مکمل پتہ، ٹیلی فون نمبر ضرور لکھا کریں تا کہ بوقتِ ضرورت آسانی سے رابطہ کیا جا سکے۔

آپ اپنے مضامین اردو ان پیج Urdu inpage یا ورڈ یا انگریزی میں کمپوز کرکے ہمیں درج ذیل ای میل پر بھجوا سکتے ہیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

ادارہ آپ کے تعاون کا بے حد شکر گزار رہوگا اور ممنونِ احسان بھی۔

ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

سب کا بھلا مانگتے رہو

دورِ خزاں میں بادِ صبا مانگتے رہو
اور حبس میں ہوا کی دعا مانگتے رہو

کچھ بھی ہو نفرتوں کی اجازت نہیں ہمیں
لیکن ہے حکم سب کا بھلا مانگتے رہو

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

دائیں سے بائیں کرسیوں پر احباب: جری الحق، ارشد بشیر، محمد اعجاز، صدر حلقہ مرزا نوید احمد، نائب صدر حلقہ ڈاکٹر سجاد اختر، مرزا عبدالرحمٰن بیگ ہیڈ سائق، عبداللطیف قریشی، ناصر احمد وینس۔

ایستادہ احباب: چوہدری اعجاز احمد بسرا، نعیم احمد معاون ہیڈ سائق، ناصر جاوید بٹ، نصر احمد، شیخ عبدالسلام نائب ہیڈ سائق، حفیظ احمد، ملک بشیر اور خالد اقبال کاہلوں۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم نثار احمد صاحب

4 مئی 2019ء کو مکرم نثار احمد صاحب ٹورنٹو جماعت 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

7 مئی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند خلیق، مہمان نواز اور ہمدرد انسان تھے۔ انہیں مختلف حیثیتوں سے صدر حلقہ، جلسہ سالانہ، ہیومینٹی فرسٹ وغیرہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت سے اخلاص ومحبت اور ایثار ووفا کا تعلق تھا۔

آپ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے بیٹے اور حضرت چوہدری فیروز دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ماہا منور احمد صاحبہ، دو بیٹے مکرم آصف اقبال احمد صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب ٹورنٹو، دو بیٹیاں محترمہ رخشندہ ماہ پارہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم شہزادہ شہباز احمد صاحب بریمپٹن، محترمہ فریحہ احمد صاحبہ ٹورنٹو یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم ابرار احمد صاحب اور محترمہ قمر النساء صاحبہ جرمنی کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ شکیلہ رحمٰن صاحبہ

14 مئی 2019ء کو محترمہ شکیلہ رحمٰن صاحب اہلیہ مکرم لطف الرحمٰن صاحب ٹورنٹو جماعت 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

17 مئی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 18 مئی 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے عزیزم جاذب احمد سلمہ کو وقف زندگی پر آمادہ کیا اور انہیں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخلہ بھی مل گیا ہے۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ خلافت سے گہری محبت اور وفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم جاذب احمد صاحب، مکرم باسل احمد صاحب، دو بیٹیاں ثانیہ حفیظ صاحبہ، محترمہ ادیبہ رحمٰن صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المنان صاحب، نائب ناظر صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بھابھی تھیں۔

☆ مکرم پروفیسر جری الحق صاحب

25 مئی 2019ء کو مکرم پروفیسر جری الحق صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 58 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

27 مئی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 28 مئی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر امریکہ اور یوکے سے آئے ہوئے اعزا و اقارب نے شرکت کی۔

مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نیک صالح، صلہ رحمی کرنے والے، ہمدرد انسان تھے۔ آپ ایچیسن کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر تھے۔ مختلف ممالک میں ان کے شاگرد پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی بچوں کو پڑھاتے تھے۔ آپ ایک ہردلعزیز اور مقبول استاد، اچھے شاعر اور مصور تھے۔ باغبانی کا شوق تھا، ایک اچھے دوست، بھائی اور شوہر تھے۔ خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔

26 سال کی عمر میں ایک حادثہ کی وجہ سے مفلوج ہو گئے لیکن ہمت نہیں ہاری اور معمولات زندگی میں فرق نہیں آنے دیا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ راشدہ حق صاحبہ، دو بھائی مکرم شجاع الحق صاحب یوکے، مکرم انوار الحق صاحب پاکستان، چار بہنیں محترمہ ادیبہ نسیم بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب، مسی ساگا ویسٹ، محترمہ امۃ الحق صاحبہ، محترمہ شیریں حق صاحبہ یوکے، محترمہ نوشابہ حق صاحبہ امریکہ، اور برادر نسبتی مکرم قیصر سلیم صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ سیدہ سمیعہ بخاری صاحبہ

24 مئی 2019ء کو محترمہ سیدہ سمیعہ بخاری صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید عبدالحمید بخاری صاحب مرحوم، مسی ساگا جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

26 مئی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز عصر کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

28 مئی 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کینیڈا کے دور دراز شہروں اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزہ و اقارب نے شرکت کی۔

مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت الحاج ڈاکٹر عطر دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، درویش قادیان کی بہو تھیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، مہمان نواز، صابر وشاکر اور ہمدرد خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی، خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بچے لائق فائق ہیں اور سعادت مند بھی۔

26 جون 1996ء کو کراچی کے ایک بازار میں خریداری کرتے وقت ان پر اوران کی خالہ زاد محترمہ بشریٰ تاثیر صاحبہ پر احمدی ہونے کی وجہ سے کسی دشمن نے تیز دھار آلے سے حملہ کیا دونوں کے سر پر شدید زخم آئے۔ لیکن دونوں ہی بال بال بچ گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کو فریضۂ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت اور وفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم سید ہارون بخاری صاحب اوک ول، مکرم ڈاکٹر سید مامون بخاری صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر سید امین بخاری صاحب سینٹ کیتھرین، ایک بیٹی محترمہ ڈاکٹر سیدہ ہما بخاری صاحبہ ٹورانٹو، دو بھائی مکرم سید داؤد احمد صاحب مسی ساگا اور مکرم سید ظہور احمد صاحب کراچی یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے اور بھی کئی اعزا و اقارب ٹورانٹو اور امریکہ میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر سید ناصر احمد طاہر صاحب

یکم جون 2019ء کو مکرم ڈاکٹر سید ناصر احمد صاحب مسی ساگا جماعت 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

اور اسی روز مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں دوستوں کی شرکت کی۔

3 جون کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نیک، صالح، خلیق، مہمان نواز اور ہمدرد انسان تھے۔ آپ نے میک ماسٹر یونی ورسٹی سے ایم ایس سی میڈیکل فزکس کیا۔ ضرورت مندلوگوں کی بہت مدد کرتے تھے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ اخلاص ومحبت اور ایثار ووفا کا تعلق تھا۔

آپ مکرم سید فاضل احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے جنہوں نے 28 سال تک مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ میں خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عطیہ ناصر صاحبہ، ایک بیٹا مکرم سید محمد حسن ناصر صاحب اور ایک بیٹی محترمہ رمشہ ناصر صاحبہ یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم، مکرم چوہدری فلاح الدین صاحب مسی ساگا کے داماد اور مکرم دانش فلاح چوہدری صاحب شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ عطیہ محمود خاں صاحبہ

8 جون 2019ء کو محترمہ عطیہ محمود خاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد خاں صاحب مسی ساگا جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

9 جون 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب لوکل امیر مسی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 10 جون کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسی ساگا نے دعا کرائی۔

مرحومہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ نیک، صالح، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ آپ، لجنہ اماء اللہ حلقہ صدر کراچی کی صدر رہیں۔ خلافت کے ساتھ ایثار اور وفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے شوہر کے علاوہ ایک بیٹا مکرم خالد محمود صاحب مسی ساگا ویسٹ اور ایک بیٹی محترمہ ڈاکٹر فوزیہ فاران صاحبہ اہلیہ مکرم فاران شمیم صاحب وان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم چوہدری خدابخش گورایہ صاحب

8 جون 2019ء کو مکرم چوہدری خدابخش گورایہ صاحب سیسکاٹون نارتھ جماعت 96 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

13 جون 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کو فرقان فورس میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی آپ اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ شدید مخالفت کے باوجود بفضلہ تعالیٰ ثابت قدم رہے۔ آپ کو فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، ملنسار، باقاعدگی سے چندے ادا کرنے والے دعاگو بزرگ تھے۔ خلافت کے ساتھ ایثار اور وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد خان چوہدری صاحب ٹورانٹو، مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب سیسکاٹون، مکرم مظہر احمد گورایہ صاحب بریمپٹن کے والد تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دو پوتے مکرم مولانا طاہر احمد گورایہ صاحب اور مکرم مولانا ذی شان گورایہ صاحب راجانا مبلغ سلسلہ ہیں۔

نماز جنازہ غائب

17 مئی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے محترمہ شکیلہ رحمٰن صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ ناصرہ ریاض صاحبہ

16 فروری 2019ء کو محترمہ ناصرہ ریاض صاحبہ لاہور 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ مکرم ابرار احمد صاحب پیس ولیج کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم غلام اللہ صاحب

13 اپریل 2019ء کو مکرم غلام اللہ صاحب منڈی بہاوالدین 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم، نیک، صالح اور مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ مکرم صوفی عنایت اللہ صاحب مرحوم واقفِ زندگی ربوہ کے بیٹے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد عبداللہ صاحبؓ کے پوتے، حضرت امام دین صاحبؓ کے پڑپوتے اور مکرم برکت اللہ صاحب کارکن ایڈیشنل وکالت تبشیر، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب بریڈفورڈ کے بھائی تھے۔ اسی طرح آپ مکرم شفیق اللہ صاحب، مدیر معاون احمدیہ گزٹ کینیڈا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ ان کے اور بھی اعزا واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ محترمہ شاہدہ خاں صاحبہ

30 اپریل 2019ء کو محترمہ شاہدہ خاں صاحبہ ربوہ 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نیک اور صالح خاتون تھیں۔ بچوں سے بہت پیار کرتی تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ، مکرم سعید احمد خاں صاحب مرحوم انجینئر کی اہلیہ تھیں۔ آپ نے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم طارق ظہور صاحب وان ایسٹ، مکرم خالد ظہور صاحب پیس ولیج اور محترمہ ریحانہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط صاحب وان نارتھ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے اور بھی اعزہ واقارب ٹورنٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ظہور احمد بھٹی صاحب

6 مئی 2019ء کو مکرم ظہور احمد صاحب جرمنی 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم سادہ، شریف النفس اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ طبیہ کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم شکیل احمد بھٹی صاحب جرمنی کے والد اور محترمہ طیبہ اسلام صاحبہ، پیس ولیج نارتھ کے خسر محترم تھے۔

☆ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ

10 مئی 2019ء کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ لندن یوکے 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انّا لِلّٰہِ وَ انّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت 16 مئی کو اسلام آباد یوکے میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔

مرحومہ، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، مالی قربانیوں میں پیش پیش رہنے والی اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم گگو منڈی وہاڑی کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور عامہ کینیڈا کی والدہ اور مکرم مولانا آصف احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کی نانی تھیں۔

31 مئی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم شاہد احمد چوہدری صاحب

8 مارچ 2019ء کو مکرم شاہد احمد چوہدری صاحب اسلام آباد 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، خلیق، ملنسار اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت چوہدری علی محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بی اے بی ٹی کے صاحبزادے تھے۔ مکرم طارق پرویز صاحب وان، محترمہ امۃ الباسط صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بھائی اور مکرم عامر ہمایوں احمد صاحب مسیپل کے چچا تھے۔

☆ مکرم چوہدری ناصر محمود چیمہ صاحب

15 مارچ 2019ء کو مکرم چوہدری ناصر محمود چیمہ صاحب وینکوور میں 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور قطعہ موصیان وینکوور میں دفن ہوئے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری بشیر محمود چیمہ صاحب بیری جماعت کے بھائی تھے۔

☆ محترمہ سیدہ حجاب اختر صاحبہ

30 اپریل 2019ء کو محترمہ سیدہ حجاب اختر صاحبہ جرمنی 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ، محترمہ زاہدہ پروین شیخ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ سلیم اللہ صاحب رچمنڈ ہل کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ شمیم سیال صاحبہ

8 فروری 2019ء کو محترمہ شمیم سیال صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد سیال صاحب، فرینکفرٹ جرمنی 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، خلیق، ملنسار اور ہمدرد وخیر خواہ تھیں۔ آپ جرمنی میں مقیم ابتدائی خاندانوں میں سے تھیں اس لئے نو واردین کی اور مختلف حلقہ جات میں جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ، محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم شفقت محمود صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی بڑی بہن تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی کئی اعزہ واقارب یہاں مقیم ہیں۔

☆ مکرم رفیق احمد صاحب

10 مئی 2019ء کو مکرم رفیق احمد صاحب لاہور 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ مکرم زاہد مبشر صاحب وڈبرج نارتھ کے والد تھے۔

☆ محترمہ گلینہ خاں صاحبہ

11 مئی 2019ء کو محترمہ گلینہ خاں صاحبہ، رشین احمدی اہلیہ مکرم عبدالمنان خاں صاحب رچ لینڈ واشنگٹن میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

14 مئی کو مکرم محمد اعظم اکرم صاحب امام نارتھ ویسٹ ریجن امریکہ نے پورٹ لینڈ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی روز تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوم صلوٰۃ کی پابند، مخلص احمدی تھیں۔ کئی بار جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کر چکی تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ، مکرم عبدالمتین خاں صاحب مخلص رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس کی چھوٹی بھابھی تھیں، مکرم جاوید سمیع صاحب پیس ویلج، محترمہ ثریا احمد صاحبہ پرنسپل احمدیہ پرائمری سکول مسِس ساگا اور محترمہ فرحت نعیم صاحب وان ساؤتھ کی مومانی تھیں۔

☆ محترمہ شمیم نصرت احمد صاحبہ

20 مئی 2019ء کو محترمہ شمیم نصرت احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب وینکوور، واشنگٹن میں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 23 مئی کو پورٹ لینڈ میں نماز ظہر کے بعد مکرم مرزا محمد لقمان صاحب، صدر جماعت نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد انہوں نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا، غانا میں وائس پرنسپل تھیں۔ نائیجیریا میں بھی تدریسی فرائض انجام دئے۔ حلقہ دارالذکر لاہور میں دس سال صدر لجنہ اماء اللہ رہیں۔

پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے، دو بیٹیاں، چھ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

کینیڈا میں ایک بھائی مکرم عبدالمتین خاں صاحب مخلص رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس، ایک بھانجہ مکرم جاوید سمیع صاحب پیس ویلج، ایک بھانجی محترمہ ثریا احمد صاحبہ پرنسپل احمدیہ پرائمری سکول مسِس ساگا، اور ایک بھانجی محترمہ فرحت نعیم صاحبہ وان ساؤتھ ہیں۔

ادارہ مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین